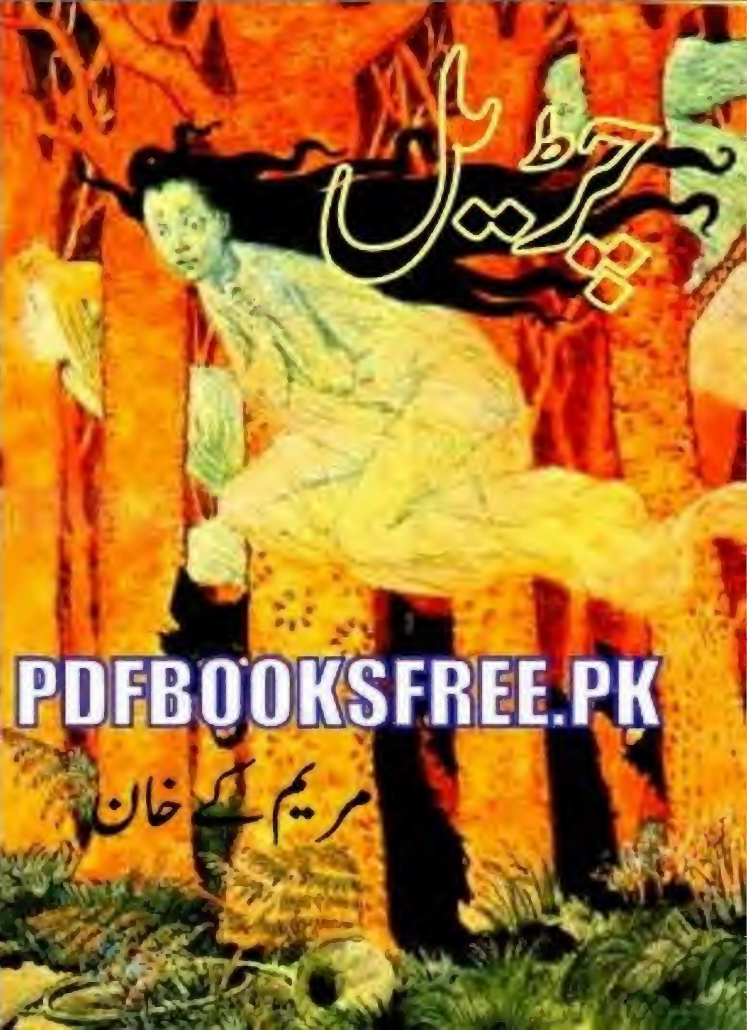
چڑیل
PDFBOOKSFREE.PK
مریم اکے خان

چڑیل

مریم کے خان

کہا جاتا ہے کہ انسان کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اچھی صحبت رکھنے والے احباب ہمیشہ نیک نیت اور خوب سیرتی کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی چار دوستوں کی زندگی کے شب و روز کا احوال وہ چاروں ایک دوسرے سے دوستی نبھاتے ہوئے بہت دور تک چلے گئے تھے

خیالات و توہمات کے مابین سفر کرتی ایک [illegible] تحریر

سیرینا جیکسن نے کالج کے گیٹ سے اندر قدم رکھا تو اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔ یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ وہ کالج آئی تھی۔ اس کا یہ دوسرا سال تھا۔ اصل میں اس کے باپ ڈاک جیکسن کا نیویارک سے میساچوسٹس میں تبادلہ ہو گیا تھا اور اسے یہاں آ کر کالج میں داخلہ لینا پڑا تھا۔ یہ بوسٹن کا ایک بڑا کالج تھا۔ ابھی تو سیرینا گریجویشن کر رہی تھی اس کے بعد اس کا ارادہ آرٹ ٹیچر کی تعلیم حاصل کرنے کا تھا۔ سیرینا نے ایک گہری سانس لی اور اپنی کتابیں سینے سے لگائے تیز قدموں سے اندر بڑھنے لگی۔ اس نے سوچا تھا کہ معلومات [illegible] وہ بے وقوف بننے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اسے معلوم تھا اس کی کوئی رہنمائی نہیں کرے گا البتہ مس گائیڈ ضرور کرے گی۔ اسے کلاس کے بارے میں مسئلہ ہوتا تو وہ انتظامیہ سے معلوم کر سکتی تھی۔

اپنی کلاس کے بارے میں معلوم کر کے وہ کلاس میں آئی تو وہاں کوئی پچیس کے قریب لڑکے لڑکیاں تھے۔ ان میں سے اکثر نے اسے سپاٹ سی نظروں سے دیکھا اور پھر نظر انداز کر دیا۔ اسے معلوم تھا اسے اسی قسم کے رویے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب تک کہ اس کا مخصوص گروپ نہیں بن جاتا وہ کالج میں اجنبی ہی رہتی۔ اس نے لڑکیوں کا بغور جائزہ لیا۔ اسے ایک طرف تین لڑکیوں کا آپس میں خاص ربط محسوس

[illegible] بہت [illegible] بھی تھیں اور اسٹائل [illegible] کانوں میں بالے لٹک رہی تھیں۔ کچھ ہی لمحوں بعد اس نے محسوس کیا کہ ان کے اشاروں کا مرکز وہی ہے۔ کچھ لڑکیاں [illegible] رہی تھیں۔ سیرینا مسکرائی۔ اسی اثنا میں ٹیچر کلاس میں آ گئے۔ انہوں نے اپنا تعارف کرایا اور سیرینا سے اپنا تعارف کرانے کو کہا۔ وہ کھڑی ہو گئی۔

"میرا نام سیرینا جیکسن ہے اور میں نیویارک سے یہاں آئی ہوں۔"

"نیویارک ایک خوبصورت شہر ہے۔" تین کے گروپ والی ایک لڑکی نے کہا۔ اس نے بے پناہ ڈارک میک اپ کر رکھا تھا اور اس کے خدوخال میں جیسے طنز رچا ہوا تھا۔ وہ ان تین لڑکیوں میں سے ایک تھی اور لگ رہا تھا وہی ان کی باس ہے۔ "کہیں تم بھی کسی خوبصورت نسل سے تو نہیں ہو؟"

شاید وہ سیرینا کے گہرے رنگ کے بالوں اور براؤن آنکھوں پر طنز کر رہی تھی۔ سیرینا نے تحمل سے جواب دیا۔ "نہیں میرے پاپا اور ماما دونوں سفید ہیں۔"

"واقعی۔" لڑکی کا لہجہ مذاق اڑانے والا ہو گیا۔

سیرینا اسے نظر انداز کر کے اپنی نشست پر بیٹھ گئی۔ ٹیچر نے کلاس کا آغاز کیا۔ کلاسز کے اختتام پر وہ اپنی کتابیں اور بیگ رکھنے کے لیے لاکرز والے حصے میں آئی تو وہاں اس کے لاکر کے سامنے دو لڑکے کھڑے تھے۔ ایک طویل قامت اور ہینڈسم نوجوان تھا جبکہ دوسرا کسی قدر موٹا اور چھوٹے قد کا تھا۔ وہ دونوں اس کی کلاس میں بھی تھے۔

سیرینا نے ان سے کہا۔ "ایکسکیوزمی... مجھے اپنا لاکر استعمال کرنا ہے۔"

سیرینا کا خیال تھا کہ وہ اسے تنگ کریں گے مگر طویل قامت لڑکے نے اس سے کہا۔ "کیوں نہیں۔" اور وہ لاکر کے سامنے سے ہٹ گئے۔ سیرینا نے اپنی چیزیں رکھیں۔ اس دوران میں لڑکا اسے دلچسپی سے دیکھتا رہا۔ سیرینا چیزیں رکھ کر کالج کے لان کی طرف جانے لگی تو وہ اس کے پیچھے پیچھے آیا اور ایک جگہ اس نے سیرینا کو روک لیا۔

"ہائے۔" وہ بولا۔ "مجھے جارڈن شون کہتے ہیں۔"

"ہائے جارڈن۔" سیرینا نے جواب دیا۔ "میرا نام تو تمہیں پتا چل گیا ہوگا۔"

"ہاں۔ تم مجھے جار کہہ سکتی ہو۔"

"شکریہ جار۔" سیرینا یہ کہہ کر آگے جانے لگی تو وہ اس کے پیچھے آیا۔

"کیا تمہیں فٹبال سے دلچسپی ہے؟"

"[illegible] پاپا [illegible] جھجکی۔"

"اب تم شام کو میری پریکٹس دیکھنے آؤ گی؟" اس نے [illegible] دعوت دی۔

سیرینا نے ایک لمحے کو سوچا پھر ہامی بھر لی۔ "میں آؤں گی۔" [illegible] پیچھے [illegible] جارڈن اس کے پاس سے ہٹا۔ اس نے ان لڑکیوں [illegible] کی طرف دیکھا۔ ان میں سے تیز میک اپ والی اس کی طرف آئی۔ "ہیلو... کیا بات ہو رہی تھی؟" اس نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

"کچھ نہیں۔" سیرینا نے کسی قدر سرد لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں بتاؤ... لیکن اس سے ہوشیار رہنا۔" وہ بولی۔ "کالج میں شکاری کے نام سے مشہور ہے۔"

"ہوگا۔" سیرینا نے اسی لہجے میں کہا۔

"سنو مس جیکسن... زیادہ ہوشیار مت بنو۔" اچانک وہ تیز لہجے میں بولی۔ اور ایک جھٹکے سے پلٹ کر واپس چلی گئی۔ سیرینا حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ گھر آ کر بھی وہ اس کے بارے میں سوچتی رہی، جب اس کے باپ نے پوچھا کہ آج پہلا دن کیسا گزرا تو اس نے بے دلی سے کہا۔

"ٹھیک گزرا پاپا۔"

"اوہ، لگتا ہے آج تمہیں کوئی ریسپانس نہیں ملا، کوئی بات نہیں، کچھ دن میں تم سیٹ ہو جاؤ گی۔"

"شاید۔"

"سیرینا یاد رکھو... اگر تم کسی جگہ اپنا مقام بنانا چاہتی ہو تو تمہیں وہاں کے ماحول میں بسنا ہوگا۔"

"میں جانتی ہوں پاپا۔" اس نے جواب دیا اور اپنے کمرے میں آ گئی۔ جب وہ صرف چار سال کی تھی تو اس کی ماں نے صرف شوہر سے ہی نہیں، سیرینا سے بھی اپنا رشتہ توڑ لیا تھا اور اس کے بعد سیرینا نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ کبھی کبھی اس کی طرف سے کوئی کارڈ آ جاتا تھا۔ سیرینا کو اپنی ماں سے نہ محبت تھی اور نہ ہی وہ اس سے نفرت کرتی تھی کیونکہ اس کے باپ نے اس کے معصوم ذہن کو منفی باتوں سے دور رکھا تھا۔ جب اس نے بڑے ہو کر اس سے اپنی ماں کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔

"اس کے اور میرے درمیان اختلافات تھے۔ جب ہم نے محسوس کیا کہ ہم ساتھ نہیں رہ سکتے تو ہم الگ ہو گئے۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ اس معاملے میں کس کا زیادہ قصور ہے۔"

"لیکن میں... ماما مجھے کیوں چھوڑ گئیں؟"

"میں اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اس نے تمہیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ

اسے تم سے محبت نہیں تھی۔ ممکن ہے مستقبل میں تم اس سے الوتو اس کا نقطۂ نظر سمجھ سکو۔"

یہی وجہ تھی کہ سیرینا نے کبھی اپنی ماں سے نفرت محسوس نہیں کی لیکن کبھی کبھی وہ سوچتی تھی کہ کیا اس کی ماں اس سے ملنے کی؟ وہ اب اٹھارہ برس کی ہونے والی تھی اور اب تک ایک بار بھی اس کی ماں نے اس سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ حالانکہ وہ اس سے بہت دور بھی نہیں تھی۔ نیویارک سے صرف ستر میل دور ایک قصبے میں رہتی تھی۔ سیرینا کو اپنے باپ سے بے حد محبت تھی۔ اس نے صرف سیرینا کی خاطر دوسری شادی نہیں کی تھی۔ حالانکہ فاریک اس وقت مشکل سے چھبیس برس کا تھا جب سیرینا کی ماں سے اس کی علیحدگی ہوئی تھی اور اب بھی وہ چالیس کا تھا اور دیکھنے میں پینتیس سے زیادہ کا نہیں لگتا تھا۔ سیرینا اس سے کئی بار کہہ چکی تھی کہ وہ شادی کر لے صرف اس کی وجہ سے اکیلا رہنے سے گریز کرے لیکن وہ ہر بار اسے ٹال جاتا تھا۔

بوسٹن میں انہوں نے ایک مضافاتی علاقے میں خوب صورت سا مکان لیا تھا۔ اس کے چاروں طرف لان تھا اور جنگل بھی یہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اتفاق سے سیرینا کا کالج بھی قریب ہی تھا۔ صبح فاریک جیسن اسے کالج چھوڑ کر پھر دفتر جاتا تھا۔ اس کالج میں نصاب ذرا آگے تھا اور اسے کور کرنے کے لیے سیرینا کو اضافی محنت کی ضرورت تھی۔ اس لیے وہ گھر میں بھی کافی وقت پڑھنے میں گزارتی تھی۔ ایک ہفتے کی محنت کے بعد اس نے یہ خلا پر کرلیا۔

اس روز بارش ہو رہی تھی اور فاریک کی کار مسئلہ کر رہی تھی اس لیے وہ چھتری لے کر بس میں کالج کے لیے روانہ ہو گئی۔ اسٹاپ کالج سے خاصے فاصلے پر تھا۔ وہ بس سے چھتری کھول کر روانہ ہوئی تو اس نے بس اسٹاپ کے شیڈ تلے تین کے گروپ والی ایک لڑکی کو دیکھا۔ اس کے خدوخال بہت نرم سے تھے اور وہ چہرے سے اچھی فطرت کی لڑکی لگتی تھی۔ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ سیرینا نے اسے چھتری تلے آنے کی پیش کش کی۔ وہ شاید اسی کی منتظر تھی۔ لپک کر اس کے ساتھ آ گئی۔

"میں چھتری گھر بھول آئی۔" اس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ "شکر ہے تم آ گئیں ورنہ مجھے بھیگنا پڑتا یا میری کلاس مس ہو جاتی۔"

"کوئی بات نہیں..."

"ایملی... ایملی پارکر۔" اس لڑکی نے اپنا تعارف کرایا۔ کالج تک آتے آتے ان میں خاصی بے تکلفی ہو گئی۔

ایملی نے اسے شیرن اور جولی کے بارے میں بتایا۔ شیرن تیز میک اپ والی لڑکی کا نام تھا۔ جیسے ہی وہ آمدے میں پہنچیں سامنے ان کو شیرن اور جولی نظر آ گئیں۔ ایملی کو سیرینا کے ساتھ دیکھ کر شیرن کی بھویں تن گئیں۔ ایملی، سیرینا کو چھوڑ کر لپک کر ان کے پاس گئی۔ وہ شاید ان لوگوں کو سیرینا کے بارے میں بتا رہی تھی۔ مگر شیرن نے ایک ناگوار سا تاثر دیا اور مڑ کر اندر چلی گئی۔ ایملی نے معذرت آمیز نظروں سے سیرینا کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا دی۔ کلاس میں بھی شیرن کا رویہ ایسا تھا جیسے اسے ایملی پر غصہ آ رہا ہو۔ وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی اور ایملی اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی۔ صاف لگتا تھا کہ ایملی، شیرن سے بہت دبتی ہے۔

اس روز ان کا پریکٹیکل بھی تھا۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے گروپ بنا دیے گئے تھے۔ ان کو چار چار کی صورت میں پریکٹیکل کرنا تھا۔ سیرینا لیب میں آئی تو اسے پتا چلا، اس کا نام ان تینوں کے ساتھ کر دیا گیا ہے۔ جب وہ ان کی میز پر آئی تو شیرن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "تم کسی اور میز پر چلی جاؤ۔"

"سوری، میرا نام یہاں کے لیے ہے۔" سیرینا

بذریعہ ڈاک
خواتین و حضرات گھر بیٹھے داخلہ لیں
انگلش لینگویج کورسز | ایئر ہوسٹس | ہوم اکنامکس | بیوٹی پارلر کورس
ریفریجریشن ایئرکنڈیشننگ | ایئر ٹکٹنگ | بوتیک نٹیشن | آٹو سروسنگ
ریڈیو ٹی وی وی سی آر ٹیکنیشن | الیکٹریشن | ڈرافٹس مین
اسکول ٹیچنگ میتھڈ | صحافت | فوٹوگرافی
شمسی توانائی | مُہر سازی | سلمنگ بیوٹی | حکمت
موٹر وہیکل مرمت | لائبریرین | کمپیوٹر | کوکنگ بیکنگ
ایگریکلچر سپروائزر (ہیڈ منشی) | میڈیکل ایڈ | آئل پینٹنگ
پولٹری ڈیری فارمنگ | نیوز رپورٹر | ٹلاؤ ویکینگ
اسلام آباد اکیڈمی

[illegible] شروع کر دیا۔

''نہیں [illegible]'' [illegible]

بات کر رہی تھی۔

''تم نے دیکھا [illegible] ہونے لگی تو اس کی طرف [illegible] ساتھ [illegible] چلی جاؤ۔''

شیرین نے اسے دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی ایملی نے مداخلت کی۔ ''شیرین اس سال [illegible] کیا ہے [illegible] ہمارے ساتھ کلاس میں [illegible] ہے۔''

شیرین نے سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے بعد وہ بالکل چپ رہی۔ سیرینا نے اپنا [illegible] مکمل کیا اور وہاں سے چلی آئی۔ اس شام اس کا ارادہ فٹ بال پریکٹس دیکھنے کا تھا۔ اس سے پہلے سیرینا کو [illegible] نہیں ملا تھا کہ وہ وہاں جاتی۔ لڑکیوں کی سوئمنگ کی کلاس تھی اور اس کے بعد وہ شام کو گھر جانے کے بجائے پاس ہی فٹ بال کے میدان کی طرف چلی جاتی۔ باپ کی طرف سے اسے شام آٹھ بجے تک گھر سے باہر رہنے کی اجازت تھی۔ سوئمنگ پول میں اس کی کلاس کی ساری لڑکیاں تھیں۔ وہ ڈائیو لگا کر باہر آئی تو ایملی ڈائیونگ بورڈ پر آ چکی تھی۔ جیسے ہی اس نے تختے سے قلابازی کھائی، پاس بیٹھی دو لڑکیاں بیک وقت زور سے بولیں۔ ''ایملی۔''

ایملی فضا میں گڑبڑا گئی اور بے ترتیبی سے پانی میں جا گری۔ وہ دونوں لڑکیاں مذاق اڑانے والے انداز میں تالیاں بجانے لگیں۔ ان میں سے سنہرے بالوں والی نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔ ''بہت اچھے۔ تم کوشش جاری رکھو، کبھی نہ کبھی ڈائیو لگانا آ جائے گی۔''

باہر آتے ہوئے ایملی نے کھا جانے والی نظروں سے سنہرے بالوں والی لڑکی کو دیکھا۔ وہ بہت پیاری تھی لیکن اس کی یہ حرکت بتا رہی تھی کہ اسے اپنے حسن پر غرور بھی ہے۔ سیرینا سوئمنگ کلاس کے بعد باہر آئی اور اپنا سامان لے کر فٹ بال گراؤنڈ کا رخ کیا۔ وہ فولادی جالی کے پار سے جارج کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پریکٹس کرتے دیکھ رہی تھی۔ جارج سینٹر فارورڈ تھا اور بڑی تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔ سیرینا کو لگا کہ وہ اچھا کھلاڑی ہے۔ اگرچہ اسے فٹ بال کے کھیل سے خاص لگاؤ نہیں تھا۔

''اچھا ہے نا؟'' اچانک اسے پاس سے شیرین کی آواز آئی۔ وہ اچھل پڑی اسے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کب وہاں آئی۔

''ہاں'' اس نے کہا۔

شیرین مسکراتے ہوئے سگریٹ کے کش لگا رہی تھی۔

''ان سے کچھ ہو جائے۔'' ''اچھا ہے؟''

''ہاں لیکن مجھے فٹ بال کے کھیل میں خاص دلچسپی نہیں ہے۔''

''شاید فٹ بالر میں ہے؟''

''نہیں ایسا بھی نہیں ہے۔ اصل میں جارج نے مجھے دعوت دی تھی کہ میں اس کی پریکٹس دیکھنے آؤں۔ مجھے آج موقع ملا ہے۔''

خلاف توقع شیرین نے اسے دعوت دی۔ ''اگر آج تمہارے پاس کچھ وقت ہے تو ہمارے ساتھ گزارو۔''

اس نے سوچا، ابھی اس کے پاس تین گھنٹے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ چل پڑی۔ وہ ایک پارک میں آ گئیں۔ شیرین بہت زیادہ اور تیز بولنے والی لڑکی تھی۔ اس کے ماں باپ میں کبھی نہیں بنی تھی۔ اس کا اصل باپ تو کب کا اس کی ماں کو چھوڑ کر جا چکا تھا۔ اب اس کا سوتیلا باپ اس کے ساتھ تھا اور اسے اپنے سوتیلے باپ سے نفرت تھی۔ وہ بے تحاشا پیتا تھا اور جب وہ گھر جاتی تو وہ اس کی ماں سے لڑ رہا ہوتا تھا۔ شیرین کی ماں بھی پینے اور شوہر سے لڑنے میں کچھ کم نہیں تھی۔ یہی وجہ تھی شیرین کا اپنے گھر جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ ایملی اور جولی عام سے گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ ایملی کی صرف ماں تھی اور جولی کے ماں باپ دونوں تھے۔ گویا ان میں وہی تھی جس کا گھر مکمل تھا۔ شیرین نے اچانک سیرینا سے کہا۔

''کیا تم جادو پر یقین رکھتی ہو؟''

سیرینا نے سوچا اور بولی۔ ''میں نے کبھی اس قسم کی چیزوں کے بارے میں نہیں سوچا۔ اس لیے میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔''

''اچھا تمہارا کیا خیال ہے اس دنیا میں چڑیلیں ہوتی ہیں؟''

''میں نے اس بارے میں بھی کبھی نہیں سوچا ہے۔'' اس نے جواب دیا۔ ''کیا تم جادو اور چڑیلوں پر یقین رکھتی ہو؟''

''ہاں مجھے یقین ہے اس دنیا میں چڑیلیں ہوتی ہیں اور جادو بھی کیا جاتا ہے۔''

''تم نے کرافٹ شاپ دیکھی ہے؟'' ایملی نے مداخلت کی۔

''نہیں، یہ کہاں ہے؟''

''یہیں ہے۔ اگر تم بریکر اسٹریٹ کی طرف گئی ہو تو وہیں ہے۔''

''نہیں وہاں ابھی جانا نہیں ہوا لیکن اس شاپ پر کیا ہوتا ہے؟''

"یہ جادوگری سے متعلق چیزوں کی شاپ ہے۔" جولی نے بتایا۔ "اس کی مالک مس بیٹر بیٹ ہے۔"
کل ہم وہاں جائیں گے۔" شیرن بولی۔ "اگر تم پسند کرو تو ہمارے ساتھ ہی چلو۔"
"ہاں نا، تم خود دیکھ لوگی۔" ایملی نے ترغیب دینے والے لہجے میں کہا۔ "اگر پسند آئے تو کچھ لے لینا۔"
"مجھے وہاں سے کچھ نہیں لینا لیکن میں چلوں گی۔" اس نے ایملی کی بات کاٹی۔ "ویسے تم وہاں کیوں جا رہی ہو؟"
"جب کل ہم چلیں گے تو تم دیکھ لینا۔" شیرن عجیب سے انداز میں مسکرائی۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں بالکل سپاٹ سی ہو گئی تھیں۔

اس رات سیرینا دیر سے گھر کی طرف آئی تھی۔ تاریکی چھا چکی تھی۔ جب وہ اپنے گھر کی گلی میں داخل ہوئی تو اسے ایک سایہ سا منڈلاتا دکھائی دیا۔ سیرینا دیکھتے ہی وہ اس کی طرف بڑھا وہ ڈر گئی۔ وہ ایک آوارہ گرد سا آدمی تھا۔ اس نے پھٹے پرانے کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے پاس سے بدبو کے بھبکے آ رہے تھے۔ سیرینا چیخ مارنے والی تھی کہ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ڈرو مت... میں صرف ایک بات کہنے آیا ہوں۔"

"کک... کیا کہنے آئے ہو؟" وہ ہکلائی۔
"یہی کہ ان لڑکیوں سے دور رہو۔ وہ چڑیلیں ہیں۔ وہ تمہیں بھی چڑیل بنا دیں گی۔"
سیرینا کو تعجب ہوا کہ اس آدمی کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ ان لڑکیوں سے مل کر آ رہی ہے۔ اسی لمحے عقب سے کسی کار کی تیز روشنی نمودار ہوئی، اس نے ایک لمحے کو مڑ کر دیکھا اور جب پلٹی تو وہ آدمی غائب تھا۔ اتنی جلدی وہ کہاں جا سکتا تھا جبکہ پوری گلی خالی تھی۔ وہ خوف زدہ ہو کر جلدی سے گھر میں آ گئی۔ اس کا باپ ابھی نہیں آیا تھا۔ وہ بہت ڈری ہوئی تھی اس لیے جلدی سے اپنے بیڈ روم میں جا کر لیٹ گئی۔ اسے رہ رہ کر وہ آدمی اور اس کا انتباہ یاد آ رہا تھا۔ پھر اسے ہنسی آنے لگی۔ وہ عام سی لڑکیوں کو چڑیلیں قرار دے رہا تھا۔ سیرینا نے خود کو تسلی دی کہ وہ کوئی پاگل تھا اور ایسے ہی ہانک رہا تھا لیکن وہ اچانک غائب کہاں ہو گیا؟ یہ بات سیرینا کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ فاریک آیا تو اس کا خوف بھی کم ہو گیا اور صبح تک وہ اس بات کو تقریباً بھول چکی تھی۔
اگلے روز وہ کالج کے بعد نکلی تھیں۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ شیرن اچانک ہی اس پر اتنی مہربان کیوں ہو گئی تھی۔ اس روز بھی وہ اس سے اچھی طرح پیش آئی۔ لیکن نہ جانے کیوں اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کے رویے میں کہیں نہ کہیں بناوٹ ہے۔ شیرن نے اسے یاد دلایا کہ آج وہ ان کے ساتھ بریٹر اسٹریٹ جائے گی۔ کالج کے بعد وہ بریٹر اسٹریٹ گئیں۔ وہاں سیرینا نے پہلی بار گفٹ شاپ دیکھی۔ باہر سے یہ عام سی لگ رہی تھی۔ بس اس کے بورڈ پر لکھا نام انوکھا تھا۔ اس نے نیویارک میں بھی جادوگری سے متعلق دکانیں دیکھی تھیں لیکن ان کی نوعیت کھیل تماشے سے زیادہ نہیں تھی۔

جب وہ مس بیٹر بیٹ کی دکان میں داخل ہوئی تو اسے اپنے جسم میں ایک سردی لہر دوڑتی محسوس ہوئی جو اس کی گردن سے شروع ہو کر کمر کے نچلے حصے تک چلی گئی۔ دکان میں جا بجا مختلف رنگوں کی موم بتیاں جل رہی تھیں۔ یہیں پر عجیب قسم کی چیزیں تھیں لیکن ان کی نوعیت بناوٹی نہیں تھی۔ مس بیٹر بیٹ ایک جوان العمر اور کسی قدر دل کش عورت تھی۔ سیرینا کو اس کی شخصیت میں کچھ پراسراریت لگی۔ وہ تینوں فوراً دکان کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں۔ سیرینا ایملی کے ساتھ تھی۔ ایملی اسے ایک ریک تک لائی جس پر مختلف کتابیں رکھی تھیں اور ان میں سے اکثر بہت قدیم لگ رہی تھیں۔ اچانک ایملی نے ان میں سے ایک کتاب نکالی اور اسے سیرینا کی طرف بڑھایا۔ "کیا تم اسے اپنے بیگ میں چھپا سکتی ہو؟"
ایک لمحے کو سیرینا دنگ رہ گئی لیکن پھر اس نے انکار کر دیا۔ "نہیں میں نے کبھی اس قسم کی حرکت نہیں کی۔"
"جیسی تمہاری مرضی۔" ایملی نے شانے اچکائے اور کتاب واپس رکھ دی۔ وہ دکان میں دوسری چیزیں دیکھنے لگیں۔ شیرن نے کچھ سرخ رنگ کی موم بتیاں لیں۔ جب وہ جانے لگیں تو مس بیٹر بیٹ نے ان کو ایک ایک کتابچہ دیتے ہوئے کہا۔
"یہ چڑیلوں کے بارے میں ہے۔ اس سے تم لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔"
سب نے کتابچہ لیا تو سیرینا نے بھی ہچکچاتے ہوئے لے لیا۔ اس پر ایک ساحل کی تصویر تھی جس کے اوپر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ اچانک سیرینا کو لگا کہ جیسے بادلوں میں حرکت ہوئی ہو اور ان سے بجلی چمک کر سمندر کے کنارے گری ہو۔ اس نے چونک کر دیکھا تو کتابچے کا سرورق ویسا ہی تھا۔ اس نے جو دیکھا تھا شاید وہ اس کا وہم تھا۔ وہ سب کے ساتھ دکان سے باہر آ گئی۔ اس روز سردی کچھ زیادہ تھی اور سردیوں کے دن ہونے کی وجہ سے سورج جلدی ڈوب رہا

ہوا تھا۔ سب لوگ وہاں بیٹھ جانے کے بعد ...
نیا لے چکا ہوا تھا۔ شیرن نے ان سے کہا۔ ''آؤ، ہم یہاں
ایک نشست کریں۔''
... نے بھی ... سیرینا نے ... پیتے ہوئے
کہا۔ ''آج سردی زیادہ ہو رہی ہے۔''

''کیسی کچھ اندھیرا ہو گیا ہے۔'' جولی آگے بولی۔ وہ سب ... ہو گئیں تو اسے گھبراہٹ ہوئی۔ وہ سب ایک چھوٹی سی جگہ آ گئیں ... اور گرد ... رات گزارنے کے لیے ... وہ سب زمین پر ... ہو گئیں۔ اچانک شیرن نے وہی کتاب نکال کر ... سامنے رکھ دی جو ایملی نے سیرینا کو بک شاپ میں دیکھنے کے لیے دی تھی اور اس نے انکار کر دیا تھا۔ سیرینا دنگ رہ گئی۔ اس نے ان لوگوں کو کتاب لیتے نہیں دیکھا تھا اور انہوں نے خریدی بھی نہیں تھی کیونکہ شاپ میں سب اس کے سامنے ہی تھیں اور کاؤنٹر پر کسی نے یہ کتاب نہیں دکھائی تھی۔

''یہ تم نے کیسے لی؟''

''ہاتھ کی صفائی۔'' شیرن چٹخارا لے کر بولی۔ ''تمہارا جانا فائدہ مند رہا۔ مس بیٹریٹ کی توجہ تمہاری طرف ہو گئی اور مجھے موقع مل گیا۔''

''ویسے مس بیٹریٹ تم پر خاص توجہ دے رہی تھی۔'' ایملی بولی۔

اس کی بات شیرن کو پسند نہیں آئی۔ ''یہ اس کا مخصوص حربہ ہے وہ اس طرح سے اپنے گاہک بناتی ہے۔''

''لیکن اس کی توجہ اتنی نمایاں نہیں تھی۔'' ایملی نے وضاحت کی۔

''ممکن ہے اسے سیرینا میں کوئی چڑیل نظر آ رہی ہو۔'' شیرن کا لہجہ استہزائیہ ہو گیا۔

''اب میں چلوں گی۔'' سیرینا کھڑی ہو گئی۔

''کیوں؟ اپنے بارے میں اور کچھ سن کر نہیں جاؤ گی؟'' شیرن نے پوچھا۔

''شکریہ ... مجھے دیر ہو رہی ہے۔'' سیرینا اس کی بات نظر انداز کر کے بولی۔

''کل سب میرے ہاں جمع ہوں گے۔'' ایملی نے کہا۔ ''کیا تم آؤ گی؟''

''کوشش کروں گی۔'' اس نے کہا اور جلدی سے وہاں سے نکل آئی۔ اسے سردی لگ رہی تھی اور شاید شیرن کی بات بھی بری لگی تھی۔ گھر آ کر اس نے اس بارے میں سوچا تو اسے لگا کہ شیرن کوئی اچھی لڑکی نہیں ہے۔ اس نے ایک

کتاب ... ایک دن ... تھی ...
سے کتاب ... کی ... لگے ... سے نکلتے ہوئے
... نے ... کیا کہ سب اس کے گھر جمع ہوں گے۔ وہ
... کر لی۔ وہ سب ... کے گھر آ گئے۔ ... کی ماں
ایک سادہ اور اپنے کام سے کام رکھنے والی عورت تھی۔ اس نے نہ تو ان لڑکیوں کے جمع ہونے پر اعتراض کیا اور نہ ہی سیرینا کے بارے میں زیادہ سوال کیے۔ اس نے ان سے کافی کا پوچھا پھر وہ اوپر آ گئیں۔

اندر آتے ہی شیرن نے سگریٹ سلگا لی۔ پھر ایملی نے کتاب نکالی تو سیرینا کو اندازہ ہوا کہ اس وقت وہ اس کتاب کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ ویسے تجسس اسے بھی تھا کہ آخر اس کتاب میں کیا ہے۔ اس نے شیرن سے پوچھا تو وہ بے نیازی سے بولی۔ ''اس کتاب میں جادو کے بعض نادر طریقے ہیں جن سے انسان طاقت حاصل کر سکتا ہے۔''

''اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔'' جولی نے کہا۔ ''میں نے ایک بار اس کے بعض صفحے اپنے کیمرے کی مدد سے اتار لیے تھے۔ اس میں بہت ساری عجیب باتیں تھیں۔''

شیرن نے کتاب کھولی تو وہ سب بھی اس پر جھک گئیں۔ ابتدا میں تعارف تھا اور خبردار کیا گیا تھا کہ اس کتاب میں درج ہر جادو کو کرنے کی صورت میں اس کی مخصوص قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو جادو کرنے والے کو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اس کتاب میں کچھ نسخے ایسے تھے جن کی مدد سے جادو کرنے والا اپنی طاقت آزما سکتا تھا۔ ایک جادو کسی بھی انسان کو فضا میں بلند کرنے کا تھا۔ اس کا سارا طریقہ درج تھا۔ ان کو پہلے پانچ سیاہ موم بتیاں ایک ڈیوڈ اسٹار (یہودیوں کا مخصوص مذہبی نشان چھ کونوں والا ستارہ) کے ہر کونے پر جلانی تھیں اور اس کے وسط میں بنے والے پانچ پہلو والے خانے میں اس شخص کو لٹانا تھا۔ پھر تین افراد میں سے ایک اس کے سر کی طرف اور دو اس کے دائیں بائیں اس طرح بیٹھ جائیں کہ وہ لیٹنے والے کے شانے، کمر کے خم اور کولہوں سے نیچے رانوں کو ہاتھ سے سہارا دیں۔ لیکن صرف سہارا دیں اسے اٹھانے کی کوشش نہ کریں اور سب مل کر چند مخصوص الفاظ دہرائیں کہ ان میں سے کسی کی آواز ایک خاص حد سے اوپر نہ جائے۔ اگر وہ لیٹے ہوئے شخص کو ہوا میں معلق کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کا مطلب ہو گا کہ ان میں اس کتاب کو استعمال کرنے کی صلاحیت ہے۔

''بکواس۔'' سیرینا نے بے یقینی سے کہا۔ ''ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

"تجربہ کر کے دیکھ لیتے ہیں، ابھی پتا چل جائے گا۔" ایملی بول پڑی۔

"ہم کامیاب ہوں گے۔" شیرن بولی۔ "مجھے پتا ہے ہمارے اندر خفیہ طاقت ہے۔"

"ہمارے اندر کوئی خفیہ طاقت نہیں ہے۔" سیرینا نے کمزور سے لہجے میں تردید کی۔

"چلو ابھی دیکھ لیتے ہیں۔" شیرن بولی۔ "تجربے کے لیے کون خود کو پیش کرے گا؟"

"میں۔" ایملی بولی۔ وہ بہت پُرجوش ہو رہی تھی۔

"بس تو ابھی تجربہ کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کے لیے درکار تمام چیزیں بھی ہیں۔"

"کیا یہ مناسب ہوگا؟" سیرینا نے مداخلت کی۔

شیرن نے اسے گھورا اور بولی۔ "بالکل مناسب ہے۔"

اس کے بعد سیرینا نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ انہوں نے ایک سرخ چاک کی مدد سے فرش پر ستارہ بنایا اور اس کے پانچوں کونوں پر پانچ سیاہ موم بتیاں روشن کیں۔ اس کے بعد ایملی ستارے کے وسطی خانے میں لیٹ گئی۔ اس کا جسم بالکل سیدھا تھا اور اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ رکھے تھے۔ شیرن اس کے سرہانے اور وہ دونوں دائیں بائیں آ گئیں۔ انہوں نے ایملی کے جسم تلے ہاتھ رکھے اور کتاب میں لکھے ان مخصوص الفاظ کو دہرانے لگیں۔ ساتھ ہی وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔ اچانک شیرن بولی۔

"یہ کام اس طرح نہیں ہوگا، ہمیں پوری سنجیدگی سے کرنا ہوگا۔ اپنی ساری توجہ کے ساتھ۔"

اس بار وہ سب سنجیدہ ہو گئیں اور پوری توجہ سے مخصوص الفاظ دہرانے لگیں۔ وہ شاید قدیم عبرانی کے الفاظ تھے۔ کچھ دیر بعد سیرینا کو عجیب سا احساس ہوا اور اس نے دیکھا کہ ایملی کا جسم کسی قدر بلند ہوا ہے۔ پھر وہ مزید اوپر ہونے لگا۔ حالانکہ انہوں نے اسے صرف ہلکا سا چھو رکھا تھا، کسی قسم کا سہارا نہیں دیا تھا۔ رفتہ رفتہ ایملی واضح طور پر فرش سے اوپر ہو گئی اور اس کا جسم فضا میں معلق ہو گیا۔ انہوں نے الفاظ دہرانا چھوڑ دیے اور اپنے ہاتھ بھی ہٹا لیے۔ اس کے باوجود ایملی فضا میں معلق رہی۔ وہ اپنے سینے پر ہاتھ باندھے بالکل ساکت تھی۔

"یہ... تو سچ..." سیرینا نے کہنا چاہا۔

"واقعی ہم نے کر لیا ہے۔" شیرن کا لہجہ خوشی سے بھرپور تھا۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ان سب کی توجہ اس

بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کی ابتدائی زندگی کی جھلک

☆ بمبئی ریذیڈنسی کے تحت، کاٹھیاواڑ کی شاہی ریاست گونڈل کے گاؤں پانیلی میں 25 دسمبر 1876ء کو پیدا ہوئے۔

☆ جناح پونجا کی 7 اولادوں میں سب سے بڑے تھے۔

☆ دو تایا، والجی اور ناتھو، ایک پھوپی مانک بائی تھیں۔

☆ بہن بھائیوں میں علی الترتیب محمد علی جناح، رحمت، مریم، احمد علی، شیریں، فاطمہ اور بندہ علی تھے۔ چار بھائی، تین بہنیں۔

☆ عقیقے کی رسم گانود گاؤں میں حسن پیر کی درگاہ پر ہوئی۔ درگاہ پر سر کے بال اتارنے کے بعد اہل خانہ اپنے آبائی گاؤں پانیلی آ گئے جہاں بڑے پیمانے پر دعوت ہوئی۔ کہتے ہیں کہ اس روز پانیلی کے کسی گھر میں چولھا روشن کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

☆ جناح پونجا پانیلی میں اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ خاندانی کھڈیوں پر کپڑا تیار کر کے فروخت کرتے تھے اور پانیلی کے خوش حال لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ کاروبار بڑھانے کی لگن میں وہ پانیلی سے گونڈل چلے گئے۔ اسی دوران میں دھافا نامی گاؤں کے ایک گھرانے میں والدین کے ذریعے میٹھی بائی سے 1874ء کے لگ بھگ جناح پونجا کی شادی ہوئی، دو سال بعد میٹھی بائی کے بطن سے محمد علی نے جنم لیا۔

☆ جناح پونجا کے دل میں کاروباری ترقی کی لگن تھی۔ پانیلی کے مقابلے میں گونڈل شہر تھا مگر وہاں بھی مواقع محدود تھے۔ وہ بمبئی اور کراچی کی کہانیاں سن کر متاثر تھے۔ آخرکار وہ کاٹھیاواڑ سے کراچی آ گئے جو ان دنوں چھوٹا سا شہر تھا مگر اس کی بندرگاہ تیزی سے ترقی کر رہی تھی۔ کھمڈا، کراچی کا اہم ترین کاروباری علاقہ تھا جہاں مچھلیاں خشک کر کے گوداموں میں رکھی اور پھر دور دور بھیجی جاتی تھیں۔ صدر کے علاقے میں انگریز فوجیوں کی چھاؤنی تھی۔ جناح پونجا، میٹھی بائی اور محمد علی کے ساتھ نیونہام روڈ پر دو کمروں کا ایک مکان کرائے پر لے کر آباد ہو گئے۔ اس زمانے میں وہ علاقہ مقامی اور گجرات و کاٹھیاواڑ سے آئے ہوئے تجارت پیشہ حضرات کی رہائش کے ساتھ کراچی کا کاروباری مرکز بھی تھا۔

[illegible]

[illegible] سیرینا کتاب دیکھ رہی تھی۔ اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔ انہوں نے کتاب کا ابتدائی حصہ پڑھا تھا اور اس میں درج عملیات کے چکر میں لگ گئے تھے۔ اس نے شیرن سے کہا۔ ''تم نے پورا نہیں پڑھا تھا۔ اس کتاب میں درج عمل ہم ایک باری کر سکتے ہیں اور ہر عمل کی قیمت دینا ہوگی۔''

''اس عمل کی کیا قیمت ہے؟'' جولی خوف زدہ لہجے میں بولی۔

سیرینا نے عمل والا حصہ نکالا اور اسے تلاش کرنے پر ایک جگہ باریک سا لکھا نظر آیا۔ ''عمل کرنے والوں کو اپنے خون سے قیمت دینا ہوگی۔ کم سے کم ایک پیالہ خون سے۔ اگر خود نہیں دے گا تو کسی حادثے میں یہ خون نکل جائے گا۔''

''ایک پیالہ خون۔'' جولی خوف زدہ ہوگئی۔

''زیادہ نہیں ہوتا ہے۔'' شیرن نے بے پروائی سے کہا۔ ''اس سے زیادہ تو میرا کالج میں ٹیسٹ ہوتے وقت نکال لیا گیا تھا اور پھر ہم سب کو مل کر ایک پیالہ بھرنا ہے۔''

''اس کا کیا ہوگا؟'' ایملی نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں۔'' سیرینا نے کتاب میں دیکھا۔ ''اس میں صرف خون نکالنے کا ذکر ہے اس کا کیا کرنا ہے یہ نہیں بتایا ہے۔''

''بس اصل میں تو خون نکالنا ہے۔'' شیرن بولی۔

وہ ڈر رہی تھیں لیکن پھر شیرن کے اصرار پر انہوں نے ایک پیالہ لیا اور باری باری اپنے بائیں انگوٹھے میں ہلکا سا کٹ لگا کر پیالے کو خون سے بھرنے لگیں۔ جب پیالہ بھر گیا تو ایملی نے اسے لے جا کر فلیش میں بہا دیا۔ اس تجربے کی کامیابی نے ان کو پُر جوش کر دیا تھا۔ شیرن نے جاتے وقت کہا۔ ''اب ہم کل پھر کوئی تجربہ کریں گے۔''

''نہیں کل میں نہیں آسکوں گی۔'' سیرینا نے انکار کیا۔

''کوئی بات نہیں اس سے اگلے دن سہی۔''

وہ دوسرے دن آنے کا طے کر کے رخصت ہوگئیں۔ سیرینا گھر آتے ہوئے خوش تھی لیکن ساتھ ہی اس کے اندر ہلکا

[illegible] اتنی تھا۔

''میں جار ہوں، کیسی ہو تم؟'' دوسری طرف سے جارڈن کی آواز آئی۔

''فاس تم سناؤ۔ میرا نمبر کہاں سے ملا؟''

''بس مل گیا۔ تمہیں کارنیوال کے بارے میں پتا چل گیا ہوگا۔ چلنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''میں نے سوچا نہیں ہے۔'' وہ ہچکچائی۔

''تو سوچ لو۔'' جار کا انداز ترغیب آمیز ہوگیا۔

سچ تو یہ ہے کہ جار اسے اچھا لگا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ اتنی تیزی سے تعلقات بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔ شیرن نے اسے شکاری قرار دیا تھا۔ اس کے باوجود وہ مان گئی۔

''اوکے میں آؤں گی۔''

''نہیں تم مت آنا، میں تمہیں لینے آؤں گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا۔

اگلے دن کالج سے آنے کے بعد وہ خاص طور سے تیار ہوئی۔ اس نے باپ کو بھی بتا دیا تھا کہ وہ اپنے کالج فیلو کے ساتھ کارنیوال دیکھنے جا رہی ہے۔ اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ سیرینا بن سنور کر جار کی منتظر تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ جلد آئے گا لیکن وہ ٹھیک چھ بجے آیا جب تاریکی چھا چکی تھی۔ کار کا ہارن سن کر وہ باہر آئی۔

''اتنی دیر لگا دی۔'' اس نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اصل مزہ تو رات میں آتا ہے۔'' اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔

''ہاں لیکن مجھے زیادہ دیر رکنے کی اجازت نہیں ہے۔'' سیرینا نے اسے خبردار کیا۔ ''مجھے تم رات دس بجے سے پہلے گھر چھوڑ دینا۔''

''تم فکر مت کرو۔'' جار نے کار آگے بڑھا دی۔

سردی کی شدت کی وجہ سے کارنیوال میں اتنی گھما گھمی نہیں تھی۔ اکثر تو جوان لڑکے لڑکیاں آ جا رہے تھے۔ وہ آئس کریم لے کر ایک جگہ آ بیٹھے۔ جار اس سے اس کے بارے

میں اکیلے جا نہیں سکتا۔ کیونکہ اس لیے سیرینا کی طرف ہاتھ ہلایا۔ یہاں سرایا بہت سے میرے گھر چلی گئی۔''

سیرینا نے اس کی طرف دیکھا۔ ''میرا خیال ہے تمہاری دوسری ملاقات ہے اور ہمیں اگلی جلدی ملاقات کے لیے ایک دوسرے کے گھر نہیں جانا چاہیے۔''

جار شکایا اور اس نے اصرار کیا۔ ''میرا یہ مطلب نہیں تم شاید غلط سمجھ رہی ہو۔''

''اگر میں غلط سمجھ رہی ہوں تب بھی فی الحال میں تمہارے گھر نہیں جا سکتی۔'' اس نے انکار کیا تو جار بجھ گیا۔

وہ کچھ دیر کارنیوال میں گھومتے رہے۔ انہوں نے فرائیڈ بیف لیا تھا۔ جار اس کے ساتھ خوش نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ صرف اداکاری کر رہا ہے ورنہ اندر سے خوش نہیں تھا۔ دس بجے کے قریب اس نے سیرینا سے کہا۔ ''آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ آؤں۔''

سیرینا خوش ہوگئی ورنہ اسے خدشہ تھا کہ شاید جار اس معاملے میں اسے تنگ کرے گا۔ جار نے کارنیوال میں خاصی پی لی تھی۔ کار چلاتے ہوئے اچانک اس نے سیرینا کے جسم پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

وہ کسمسائی۔ ''یہ کیا کر رہے ہو، ڈرائیونگ کی طرف توجہ دو حادثہ نہ ہو جائے۔''

مگر جار اپنی حرکتوں میں مگن رہا۔ جب معاملہ سیرینا کی برداشت سے باہر ہو گیا تو اس نے جار کو سختی سے روک دیا۔ اس پر جار نے کار سڑک کے کنارے ایک جگہ روک دی۔ اس کا ارادہ بھانپ کر سیرینا کار سے نکل گئی۔ جار بھی اس کے پیچھے آیا اور اس نے ایک جگہ سیرینا کو پکڑ کر زمین پر گرا لیا۔ سیرینا نے بھرپور مزاحمت کی اور اچانک جار کے پیٹ پر گھٹنا مارا، وہ کراہ کر گرا تو سیرینا کو موقع مل گیا۔ وہ اٹھ کر بھاگی۔ عقب سے جار اسے آواز دیتا رہ گیا لیکن وہ رکی نہیں۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سسکیاں نکل رہی تھیں اور آنسوؤں سے اس کی آنکھیں دھندلا رہی تھیں مگر وہ اپنی پوری قوت مجتمع کر کے بھاگتی جا رہی تھی۔ اچانک ہی اس نے خود کو ایملی کے گھر کے سامنے پایا۔ اس نے بے تابی سے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد ایملی نے دروازہ کھولا اور اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

''سیرینا کیا ہوا ہے؟''

وہ اس سے چمٹ کر رونے لگی۔ اس نے سسکیاں لیتے ہوئے ایملی کو ساری بات بتائی۔ وہ اسے اوپر اپنے کمرے میں لے آئی۔ اس نے سیرینا کا منہ اور لباس صاف کیا جو مٹی ہو رہا تھا۔ اسے ایک گلاس بیئر دی۔ بیئر پی کر سیرینا کے حواس کسی قدر بحال ہوئے۔ ایملی نے کہا۔ ''تم اس کے خلاف رپورٹ کرو گی۔''

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ''بے کار ہے میں اس کے خلاف کچھ ثابت نہیں کر سکوں گی۔ الٹا میری بدنامی ہوگی۔ میرے لیے اس کو نظرانداز کر دینا ہی بہتر ہوگا۔''

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ابتدائی زندگی پر جھلک

☆ حقیقت کے لیے کراچی سے ایک عام کشتی کے ذریعے دیا واں کھاشہ تک کا سفر لرزہ خیز تھا۔ قدرت کو محمد علی جناح سے ایک بڑا کام لینا تھا، نازک سی کشتی خوفناک سمندری تلاطم سے بخیر و خوبی گزر گئی۔

☆ 9 سال کی عمر میں محمد علی کو قریبی پرائمری اسکول میں داخل کرایا گیا جہاں ان کا دھیان تعلیم سے زیادہ کھیل کود اور دوستوں کی صحبت کی طرف مائل تھا ایک دن انہوں نے جناح پونجا سے صاف کہہ دیا کہ انہیں اسکول جانا اچھا نہیں لگتا۔ وہ اپنے والد کے ساتھ کاروبار سے کر سیکھنا چاہتے ہیں۔ والد کے دفتر کے کاموں میں وہ کوئی کردار ادا کرنے کے قابل نہیں تھے۔ دو ماہ میں اکتا کر انہوں نے فیصلہ کیا کہ والد صاحب کے دفتر سے اسکول ہی بہتر ہے۔ پرانے اسکول میں لوٹنے پر وہ پڑھائی سے ... میں بہت سنجیدہ ہو چکے تھے مگر حساب میں کمزور تھے۔ جناح پونجا کاروباری امور کی انجام دہی میں حساب کی اہمیت جانتے تھے۔ انہوں نے اس کمی کو دور کرنے کے لیے محمد علی کو گھر سے قدرے دور، سندھ مدرسۃ الاسلام میں داخل کرا دیا۔ یہ اسکول حسن علی آفندی مرحوم نے قائم کیا تھا۔ محمد علی نے دس سال کی عمر میں گجراتی کی چوتھی جماعت سے سندھ مدرسے میں اپنی نئی تعلیمی زندگی کا آغاز کیا لیکن وہاں بھی ان کا میلان غیر نصابی سرگرمیوں کی طرف تھا۔ آخر ان کی پھوپی مان بائی انہیں بمبئی لے گئیں۔ وہاں انجمن الاسلام اسکول سے گجراتی کی چوتھی جماعت پاس کر کے انگریزی کی پہلی جماعت میں داخلے کی اہلیت حاصل کر لی۔ ماں باپ ان کے فراق میں تڑپ رہے تھے۔ انہیں کراچی بلا لیا گیا۔ 23 دسمبر 1887ء کو انہیں دوبارہ سندھ مدرسے میں داخل کرا دیا گیا۔

"تم نے ٹھیک کہا۔" ایملی نے اس کی تائید کی۔ "ممکن ہے اس صورت میں جواد شمسی پیدا ہو جائے۔"

"مجھے بھی یہی خیال آ رہا ہے۔" سیرینا نے سر ہلایا۔ "آئندہ میں اس کی صورت بھی نہیں دیکھوں گی۔"

اس رات ایملی اسے گھر چھوڑنے آئی۔ اگلے روز جب وہ کالج آئی تو جار اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکا۔

"سیرینا۔ میں تم سے معذرت چاہتا ہوں۔"

"مجھے تمہاری معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔" سیرینا نے سرد لہجے میں کہا۔ "میں نے کل رات والی بات بھلا دی ہے۔ اگر تم نے مجھے دوبارہ تنگ کیا تو میں تمہاری شکایت کر دوں گی۔"

جار کا چہرہ بجھ گیا پھر وہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔ اس نے سمجھ لیا تھا کہ سیرینا اس وقت اس کی بات نہیں سنے گی۔ سیرینا کو اس کی حالت دیکھ کر انجانی سی خوشی ہوئی۔ اس شام وہ پھر سب ایملی کے گھر جمع ہوئے۔ سیرینا نے شیرن کے اصرار پر اسے جار کی حرکت اور پھر اس کی طرف سے معذرت کے بارے میں بتایا۔

"اس نے تم سے معذرت بھی کی؟" شیرن نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"لیکن میں نے اسے سختی سے کہہ دیا کہ اب وہ مجھ سے بات نہ کرے ورنہ میں اس کی شکایت کر دوں گی۔"

"چھوڑو اسے۔" شیرن نے بات پلٹ دی۔ "[illegible] کریں گے؟"

[illegible] کتاب لیے بیٹھی تھی۔ اس نے اس کا ایک صفحہ ان کے سامنے [illegible] اس پر عمل درج تھا اس پر لکھا تھا۔ "اپنی کوئی ایک خواہش پوری کریں۔" ایملی نے سوالیہ نظروں سے [illegible] کی طرف دیکھا۔

"[illegible]"

[illegible] انسان کی بے شمار خواہشیں ہوتی [illegible]

[illegible]

صرور عمل کریں گے۔"

وہ سب سوچ میں پڑ گئیں۔ سیرینا کو سوچتے ہوئے اچانک ہی جار کا خیال آیا۔ اس نے ایملی کے ساتھ جو کیا تھا اس کے بعد سیرینا کے اندر اس کے خلاف نفرت آمیز غصہ بیٹھ گیا تھا اور اس کے دل میں یہ بات بار بار آتی تھی کہ وہ اس سے بدلہ لے گی۔ کیا وہ اس سے بدلے کی خواہش نہیں کر سکتی؟ سوچتے سوچتے اسے ایک ترکیب سوجھ گئی اور اس نے اعلان کیا۔ "میری ایک خواہش ہے لیکن میں اسے ابھی بتا نہیں سکتی۔"

"کوئی بات نہیں۔" جولی بولی۔ "کتاب میں لکھا ہے خواہش کا زبان سے بیان کرنا یا کسی کو بتانا ضروری نہیں لیکن اس کے لیے ایک خاص عمل کرنا ضروری ہے اور وہ بھی کسی ویران جگہ جا کر۔"

سیرینا نے جولی کی طرف دیکھا۔ "کیا تمہاری بھی کوئی خواہش ہے؟"

جولی کے شانوں اور کمر کی کھال پہ عجیب طرح سے چھوٹے چھوٹے دانے نکلے ہوئے تھے جنہوں نے اس کی کھال کو بدنما کر دیا تھا وہ اس وجہ سے کوئی ایسا لباس نہیں پہن سکتی تھی جس سے اس کے جسم کے وہ حصے نظر آئیں۔ جولی نے سر ہلایا تو وہ سب مسکرا دیں۔ اس کی خواہش کا سب کو پتا تھا۔ پھر سیرینا نے ایملی کی طرف دیکھا۔ "اور تمہاری کوئی خواہش ہے؟"

"ہاں ہے۔" وہ بولی۔ "لیکن میں بتا نہیں سکتی۔"

"اور میں بھی نہیں۔" شیرن نے ہاتھ اٹھایا۔ "میری خواہش تم سب سے زیادہ شدید ہے۔"

"تو طے ہے کہ ہم اس پر عمل کریں گے۔" [illegible] وہ سب سے زیادہ [illegible] تھی۔ وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تاریکی جو جنتوں

[illegible]

"اب کہاں چلیں؟" شیرن نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"اس طرف۔" جولی نے درختوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ اپنی پکنک باسکٹس اٹھائے اس طرف چل پڑیں۔ اس طرف زمین ایسی تھی جیسے وہاں انسانوں کے قدم کم آتے ہوں۔ خودرو جنگل میں وہ چاروں خاصی دور تک چلی گئیں پھر ایک جگہ منتخب کر کے انہوں نے صنوبر کے درخت تلے اپنا سامان رکھا اور سوکھے پتوں کے ڈھیر پر چادر بچھا کر لیٹ گئیں۔ دھوپ بہت اچھی لگ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد شیرن نے کتاب نکالی۔ کتاب اسی کے پاس ہوتی تھی اور اسے ایک طرح سے اس کی ملکیت تسلیم کر لیا گیا تھا کیونکہ کتاب اسی نے دریافت کی تھی۔ اس عمل کے لیے ان کو کوئی چیز درکار نہیں تھی سوائے ایک خنجر کے۔ ایک مخصوص وظیفہ پڑھنے کے بعد ان میں سے کسی کو وہ خنجر دوسری لڑکی کی گردن پر رکھ کر کچھ مخصوص الفاظ دہرانے تھے اور اس کے بعد دل ہی دل میں اپنی خواہش کا اظہار کرنا تھا۔ آخر میں لکھا تھا۔ "عمل مکمل ہونے کی کوئی ایسی علامت ظاہر ہوگی جو خود بتا دے گی کہ کی جانے والی خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں۔ اس صورت میں سب عمل کرنے والوں کو خون کا نذرانہ دینا ہوگا۔"

"پھر خون؟" سیرینا ڈر گئی۔

"تو ہمارا کیا جاتا ہے؟" شیرن بولی۔ "بس ذرا سا ہی تو دینا ہوتا ہے۔"

اس بار انہیں خون اس جگہ دفن کرنا تھا جہاں انہوں نے عمل کیا ہو۔ وہ بتائے گئے طریقے کے مطابق آمنے سامنے کھڑی ہو گئیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ فضا میں بلند کر لیے۔ پھر وہ سب دیکھنے میں لکھے مخصوص الفاظ دہرانے لگیں۔ یہ الفاظ ان کو ایک مخصوص تعداد میں دہرانے تھے اور اس دوران [illegible] کرنی تھی۔ سیرینا کا دل بری طرح [illegible] رہا تھا۔ [illegible] شیرن [illegible] کر رہی تھی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] دہرانے تھے اس لیے وہ چپ ہو گئی تو سب [illegible] اس کے بعد پہلے شیرن نے سیرینا کی [illegible] اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس کے بعد سیرینا نے جولی کی [illegible] خنجر رکھ کر خواہش کی۔ آخر میں [illegible] نے شیرن کی گردن پر خنجر رکھ کر خواہش کی اور یوں یہ چکر مکمل ہو گیا۔

[illegible] انتظار تھا جو ان کو بتائے کہ ان کا عمل کامیاب رہا تھا۔ کچھ دیر بعد سیرینا نے کہا۔ "ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا۔"

"کہیں ہمارا عمل ناکام تو نہیں گیا؟" جولی کے لہجے میں بے یقینی سی تھی۔

"ہمیں اتنی جلدی نہیں کرنی چاہیے۔" شیرن نے ان کو تسلی دی۔ "ممکن ہے اس کا نتیجہ کچھ دیر سے نکلے۔"

"ہاں ہمیں کچھ انتظار کرنا چاہیے۔" ایملی نے اس کی تائید کی۔

اسی لمحے سیرینا کو ماحول میں کچھ تبدیلی محسوس ہوئی۔ جنگل میں جیسے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور ان کے آس پاس کچھ تتلیاں بھی اڑ رہی تھیں۔ پہلے سیرینا نہیں جان سکی کہ تبدیلی کیا آ رہی ہے۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ وہاں تتلیوں کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ نہ جانے کہاں سے بے شمار تتلیاں چلی آ رہی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ ان کے چاروں طرف تتلیاں ہی تتلیاں اڑنے لگیں۔ وہ سب حیرت اور خوشی کے عالم میں ان کو دیکھ رہی تھیں۔ تتلیاں آ کر ان پر بیٹھ رہی تھیں اور اڑتے ہوئے ان سے ٹکرا رہی تھیں۔ پھر جس طرح وہ بڑی تعداد میں کہیں سے آئی تھیں اسی طرح کچھ دیر میں ان کی تعداد کم ہونے لگی اور چند منٹ کے بعد وہ مکمل طور پر غائب ہو چکی تھیں۔

"یہ کیا تھا؟" جولی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تتلیاں۔" شیرن اچانک چلائی۔ "میرے خدا یہ تتلیاں تھیں۔"

"ہاں ہمیں [illegible]" سیرینا نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

جولی کی کمر پر نکلنے والے دانوں کا علاج ایک خاص تکنیک سے کیا جاتا تھا۔ اس میں پہلے ایک سوئی کی مدد سے ان کے دانوں کو بالکل ختم کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ کام اتنا نازک اور باریک تھا کہ انسان کے ہاتھ سے نہ ہو پاتا اسے کمپیوٹر کنٹرول مشین کی مدد سے کیا جاتا تھا۔ یہ علاج بے حد تکلیف دہ تھا اسے ہر دس دن کے بعد اسپتال جانا پڑتا جہاں اسے اوندھا لٹا کر اس تکلیف دہ طریقے سے گزارا جاتا۔ اسے کئی سال تک علاج کرانا تھا کیونکہ ایک دن میں کھال کا چھوٹا سا حصہ دانوں سے پاک ہوتا تھا۔ ڈاکٹروں نے اس طریقے کو جولی کے مرض کا واحد اور ناگزیر علاج قرار دیا تھا۔

اس بار جب جولی اپنی ماں کے ہمراہ اسپتال پہنچی تو اس کا دل امید و بیم کے درمیان دھڑک رہا تھا۔ اس نے خواہش کی تھی کہ اس کا یہ مرض بالکل ٹھیک ہو جائے اور اس کی خراب جلد اس کے بدن کی باقی ملائم اور نرم و نازک جلد کی طرح ہو جائے۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کی خواہش پوری ہو گی یا نہیں۔ وہ خون کی صورت میں اس کا معاوضہ پہلے ہی دے چکی تھی۔ اس کا لباس اتار کر ڈاکٹر نے اسے میز پر اوندھے منہ لٹایا۔ سوئی کی نوک سے اس کی کھال کی سلوٹوں کو چھیڑا۔ اسے ان میں کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ سلوٹیں اپنی جگہ سے ہل رہی تھیں لیکن یہ کیسے ممکن تھا کیونکہ وہ سلوٹیں تو اس کی کھال کا ایک حصہ تھیں!

"مجھے ذرا روئی اور چمٹی دینا۔" ڈاکٹر نے نرس سے کہا۔

نرس نے روئی کا ایک بڑا سا ٹکڑا جراثیم کش محلول میں بھگو کر ڈاکٹر کو دیا۔ وہ چمٹی کی مدد سے روئی جولی کی پشت پر اس جگہ پھیرنے لگا جہاں اسے سلوٹیں ہلتی محسوس ہوئی تھیں۔ دو تین بار پھیرنے پر اسے سلوٹوں کے ٹکڑے اترتے دکھائی دیے۔ جب اس نے مزید صفائی کی تو سلوٹ اترنے سے اس کے اندر سے نئی کھال نکلنے لگی۔ یہ بالکل صاف اور نرم کھال تھی جیسی کہ اس کے باقی جسم کی تھی۔ ڈاکٹر نے حیرت اور

[illegible]

[illegible] پھر [illegible] "مجھے یقین نہیں آ رہا ہے۔"

"اس کا مطلب ہے ہماری خواہشیں بھی پوری ہوں گی۔" شیرن نے سرشاری کے عالم میں کہا۔

بیرینا سوچ رہی تھی کہ کیا اس کی خواہش بھی پوری ہو گی۔ ان میں سب سے سنجیدہ ایملی تھی۔ اس کے چہرے سے فکر کے آثار نظر آنے لگے تھے۔ بیرینا نے اس کی طرف دیکھا۔ "کیا بات ہے، تم پریشان لگ رہی ہو؟"

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" وہ زبردستی مسکرائی۔

"آج سوئمنگ کی کلاس ہے۔" شیرن نے ان کو یاد دلایا۔ "اب چلو ورنہ کلاس مس ہو جائے گی۔"

لڑکیوں کے لیے بہت بڑا اور چھت والا سوئمنگ پول تھا۔ لڑکیاں تیراکی کر رہی تھیں۔ ایملی اور وہ پہلے لباس بدل کر نہانے کے لیے باتھ روم والے حصے میں آ گئیں۔ وہاں اچانک ایملی کا سامنا سنہرے بالوں والی لڑکی سے ہو گیا۔ اس نے مسکرا کر طنزیہ انداز میں ایملی کی طرف دیکھا۔

"سنا ہے آج تم کسی نئی جمپ کا مظاہرہ کرو گی۔"

"نہیں لیکن سنا ہے آج تم کچھ نیا ضرور دیکھو گی۔" ایملی نے اسے جواب دیا تو وہ ہنس کر اپنے حصے کی طرف چلی گئی۔ کچھ دیر بعد ایملی پول پر آئی تو وہ اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ تیراکی کر رہی تھی۔ ایملی ڈائیونگ بورڈ کی طرف جانے لگی تو وہ جلدی سے پول سے نکل آئی تاکہ ایملی کو تنگ کر سکے۔ وہ اپنا تولیہ لیتی ہوئی بینچ تک آئی [illegible] نے اپنے سر سے ربر کی ٹوپی اتاری تو ٹوپی کے ساتھ اس کے کچھ بال بھی اتر آئے۔ اس نے خوف زدہ [illegible] بالوں پر ہاتھ پھیرا تو بالوں کا ایک پورا گچھا اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس نے یہ دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا۔ ڈائیونگ بورڈ پر کھڑی ایملی نے اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر ہوا میں قلابازی کھائی اور بڑی خوب صورتی سے پانی میں چلی گئی۔

اس شام وہ سب ایملی کے گھر جمع ہوئیں تو اچانک شیرن نے ایملی سے سوال کر لیا۔ "کیا تم نے کورٹس کے

خوبصورت کہانیوں کا مجموعہ

ماہنامہ سسپنس ڈائجسٹ

دسمبر 2009ء

اسم اعظم

ریشم کی اس الجھی ڈوری کا سلجھنا آسان نہیں تھا مگر بالآخر اس نے یہ معرکہ بھی سر کرلیا۔ آخری صفحات پر عمر عبداللہ انصاری کی عبرت اثر تحریر

ھند سے یونان تک

ابتدائی صفحات پر محی الدین نواب کے قلم کا جادو۔ دنیا کو فتح کرنے والے اسکندر اعظم کے دل ہارنے کا دل سوز ماجرا

حضرت اسمٰعیلؑ

اپنے بچے کی پیاس پر بی بی ہاجرہ کی ممتا کا امتحان۔ مکمل واقعات کے ساتھ معلومات کا خزانہ

پتھریلا راز

جوانی دیوانی ضرور ہوتی ہے مگر... ایسے دیوانوں کے لیے ملک صفدر حیات اکیلے ہی کافی تھے جن کے سینے میں ایک راز ہمیشہ کے لیے دفن ہوگیا۔

مزید

ش صغیر ادیب، ڈاکٹر ساجد امجد، نجمہ مودی، کاشف زبیر، میر یرکے خان اور سلیم انور کی دلچسپ تحریریں آپ کی منتظر

وہ سب جو آپ سسپنس میں دیکھنا چاہتے ہیں!
دیر نہ کیجیے تازہ شمارہ فوری حاصل کیجیے

آؤٹ

[illegible] کی تھی۔
[illegible] لڑکی [illegible] بھی [illegible] ہوا تھا [illegible] جانے کی خواہش [illegible]
[illegible] اپنے خیالات [illegible] تھا۔

[illegible] تھی کہ اس کے بعد ساری خواہشات [illegible] تھیں اب اس کی اور شاید شیرین کی خواہشات باقی [illegible] اب اسے یقین ہو چلا تھا کہ اس کی خواہش ضرور [illegible] وہ اس بچے سے پہلے گھر جانے کے لیے اٹھ گئی۔ [illegible] دل نہیں چاہ رہا تھا لیکن جب سب اٹھے تو اسے بھی [illegible] پڑا۔ وہ ان سب میں سب سے غریب لڑکی [illegible] وہ اپنی ماں اور سوتیلے باپ کے ساتھ ایک کرائے کے [illegible] میں رہتی تھی جس میں ان کا سامان بھی بمشکل آیا تھا۔ [illegible] میں شیرین کے لیے الگ سے کوئی حصہ نہیں تھا۔ اسے [illegible] میں سونا پڑتا تھا۔ ان کے پاس کوئی کار نہیں تھی اور [illegible] وہ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے ہفتے میں چند [illegible] کام کرنا پڑتا تھا۔ ماں یا سوتیلے باپ کی طرف سے اسے [illegible] نہیں ملتا تھا۔ ان کا گھر بے روزگاری الاؤنس پر چلتا تھا۔ [illegible] سوتیلا باپ اور ماں کبھی کبھی نوکری کرلیا کرتے تھے۔ [illegible] عارضی ہوتی تھی۔ شیرین نے ہوش سنبھالنے کے بعد [illegible] ان لوگوں کو ٹک کر کام کرتے نہیں دیکھا تھا۔

وہ گھر پہنچی۔ اس کے سوتیلے باپ نے دستک کے [illegible] میں دروازہ کھولا اور اسے جن نظروں سے دیکھا اس کا [illegible] کھول اٹھا۔ اس نے بے ساختہ دل میں کہا۔ کاش یہ شخص [illegible] ہلاک ہوجائے۔

''بے بی ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔'' اس نے ڈھٹائی سے [illegible] وہ شیرین کو راستہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ مجبوراً اسے اس [illegible] پاس سے گزر کر جانا پڑا۔ اس دوران میں اس کا جسم [illegible] گیا۔ اس کا خون مستقل کھول رہا تھا اور اسے ایسا لگ رہا ہے اس کا سر پھٹ جائے گا۔

اس کی ماں ایک طرف بیٹھی بیئر پی رہی تھی۔ اس نے [illegible] کو دیکھ کر کہا۔ ''یہ وقت ہے تمہارے گھر آنے کا۔''

شیرن نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ ''تو... اس [illegible] میں آنے کا اور کون سا وقت مناسب ہے؟''

''دیکھی اس کی زبان۔'' اس کے سوتیلے باپ نے [illegible] لہجے میں کہا۔ ''یہ سکھایا ہے تم نے۔''

دونوں میں سے کسی نے کیا؟" شیرن کی ماں شوہر پر الٹ پڑی۔ "یہ تمہاری غلطی ہے۔ میں نے چاہا تھا اسے سمجھا دوں۔"

ایک منٹ کے اندر دونوں میاں بیوی چیخ رہے تھے۔ ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے اور ان کی زبان سے غلیظ ترین گالیاں نکل رہی تھیں۔ شیرن نے اپنا سر تھام لیا۔ اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا اچانک وہ چلائی۔ "چپ ہو جاؤ۔ خدا کے لیے چپ ہو جاؤ۔"

اسی لمحے کچن میں مائیکرو ویو اوون سے شعلے نکلنے لگے اور کچن میں آگ لگ گئی۔ شیرن کی ماں اسے بجھانے کے لیے بھاگی۔ شیرن نے اپنے سوتیلے باپ کو دیکھا اور سرگوشی میں بولی۔ "تم مر کیوں نہیں جاتے۔"

سوتیلے باپ نے حیرت سے اسے دیکھا اور اچانک ہی اس کا رنگ سفید پڑ گیا۔ اس نے جلدی سے اپنا بایاں بازو پکڑا اور اسے یوں رگڑنے لگا جیسے اسے تکلیف ہو رہی ہو۔ شیرن کی ماں آگ بجھا کر آئی تو اس نے شوہر کی حالت دیکھی۔ "ڈین تمہیں کیا ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

لیکن ڈین کوئی جواب دینے کے بجائے نیچے گر گیا۔ شیرن کی ماں چلانے لگی۔ شیرن کھڑی دیکھ رہی تھی۔ اس کی ماں نے لرزتے ہاتھوں سے ایمبولینس کے لیے کال کی تب بھی اس نے ماں کی کوئی مدد نہیں کی۔ پندرہ منٹ کے بعد ڈین کو اسپتال لے جایا جا رہا تھا۔ اس کی حالت خراب ہو رہی تھی اور ایمبولینس میں موجود ڈاکٹر اسے بچانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسپتال تک پہنچ پاتا، اس کا جسم روح سے خالی ہو چکا تھا۔ شیرن کی ماں یوں چلا چلا کر رو رہی تھی جیسے ڈین اس کا محبوب شوہر تھا اور اس نے شیرن کی ماں کو دنیا جہاں کی آسائشیں دے رکھی تھیں۔ شیرن حیرت سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ مرنے والا اس قابل نہیں تھا کہ کوئی اس کے لیے دو آنسو بھی بہاتا۔

ڈین کی موت کے تیسرے دن اس کا وکیل ان ماں بیٹی سے ملنے آیا اس نے شیرن کی ماں کو بتایا کہ ڈین نے اس کے لیے ایک وصیت چھوڑی تھی۔ "اس نے اپنا سب کچھ تمہارے نام کر دیا ہے۔" وکیل نے کہا۔

شیرن نے برا سا منہ بنایا۔ "اس کے پاس تھا ہی کیا جو وہ ہمارے نام کرتا؟"

"ایسا نہیں ہے۔" وکیل نے اپنے بریف کیس سے ایک فائل نکالی۔ "مسٹر ڈین کونر نے ایک لائف انشورنس پالیسی لے رکھی تھی جس کی مالیت ڈھائی ملین ڈالرز تھی اور اب تم اس کی وارث ہو۔ مبارک ہو مسز کونر تم ڈھائی ملین ڈالرز کی مالک بن چکی ہو۔"

دونوں ماں بیٹی تو دنگ رہ گئے۔ انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ نکما نظر آنے والا ڈین اتنی بھاری مالیت کی انشورنس پالیسی چھوڑ کر جائے گا۔ شیرن کی ماں نے بھرائی آواز میں کہا۔ "مجھے یقین نہیں آ رہا۔"

"تم یہ فائل دیکھ سکتی ہو۔" وکیل نے فائل اس کی طرف بڑھا دی۔ اس نے فائل لی۔ شیرن نے ماں کے ساتھ فائل دیکھی پھر انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور چیخ مار کر آپس میں لپٹ گئیں۔ وہ بیک وقت رو رہی تھیں اور ہنس بھی رہی تھیں۔ شیرن نے سوچا اس نے جو مانگا تھا اسے مل گیا۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ کے لیے موت اور اس سے اپنے لیے فائدہ مانگا تھا۔

☆☆☆

وہ تینوں اس عالی شان اپارٹمنٹ میں داخل ہوئیں تو اس کی سجاوٹ اور فرنیچر دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ شیرن نے بڑے فخر سے ان کے لیے دروازہ کھولا تھا۔ اس کی ماں نے ابھی یہ اپارٹمنٹ لیا تھا اور اس سے سمندر کا نظارہ اور دور تک پھیلا شہر صاف نظر آتا تھا۔ شیرن کی ماں اب بھی نشے میں تھی لیکن آج اس کے ہاتھ میں سستی بیئر نہیں بلکہ قیمتی بیئر کا جام تھا۔ اس نے اتراتے ہوئے ان کا استقبال کیا اور بولی۔ "لڑکیوں تمہیں میرا یہ گھر کیسا لگا؟"

"بہت شاندار۔" سیرینا بولی۔

"ممی بس کرو۔" شیرن نے بے زاری سے کہا اور ان تینوں کو اپنے کمرے میں لے آئی۔ اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔ وہ تینوں جاننے کے لیے بے چین تھیں کہ شیرن کی ماں اچانک اتنی امیر کیسے ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کرتیں، اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "میں تم لوگوں کو بتا دوں گی۔ لیکن پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔"

"وہ کیا؟" جولی بولی۔

"اگر تم لوگوں کو بہت زیادہ طاقت مل رہی ہو تو کیا تم اس کے لیے چڑیل بننے کو تیار ہو جاؤ گی؟"

"چڑیل۔" سیرینا نے خوف سے کہا۔ "جیسی فلموں میں دکھائی جاتی ہیں؟"

"نہیں، چڑیل سے مراد صورت شکل کی تبدیلی نہیں بلکہ اس کا مطلب ہے تم ایسی طاقت حاصل کر لو کہ تم جو چاہو کر سکو۔ تم دنیا کو اپنے قدموں میں جھکا سکتی ہو۔"

"نہیں، میں ایسی طاقت حاصل کرنا پسند نہیں کروں گی۔" سیرینا نے انکار کیا۔

"میں حاصل کرنا چاہوں گی۔" جولی نے کہا۔
"اور میں بھی۔" ایملی نے ہاتھ اوپر کیا۔
"تم کیوں نہیں چاہتیں؟" شیرن نے سیرینا کی طرف دیکھا۔
"کیونکہ میں انسان رہنا چاہتی ہوں۔" اس نے جواب دیا۔
"میں نے کہا ہے کہ اس میں صرف طاقت حاصل ہو گی، صورت نہیں بدلے گی۔"
"یہ ممکن نہیں ہے۔" سیرینا نے نفی میں سر ہلایا۔ "جو انسان اپنی مرضی سے سب کچھ حاصل کرنے کی طاقت حاصل کر لے پھر وہ انسان نہیں رہتا ہے۔"
"بے شک وہ انسان نہ رہے لیکن طاقت ور تو ہو جائے گی۔" شیرن نے تیز لہجے میں کہا۔ "اگر مجھے طاقت مل رہی ہو تو میں چڑیل بننا پسند کروں گی۔ کیا تم ہماری مخالفت کر رہی ہو؟"
سیرینا نے محسوس کیا کہ وہ ان کی مخالفت کر کے ان کے گروپ میں نہیں رہ سکے گی اور اب وہ ان کی عادی ہو گئی تھی۔ اس کے لیے اب ان کو چھوڑنا ممکن نہیں تھا۔ اس نے جلدی سے مسکرا کے کہا۔ "نہیں نہیں... میں تو صرف اپنی رائے دے رہی تھی۔"
شیرن نے غرور سے کہا۔ "یاد رکھو ہم سب ایک گروپ ہیں اور سب کو ایک ہی کام کرنا ہے۔ اگر کسی کو الگ رہنا ہے تو اسے گروپ سے الگ ہونا پڑے گا۔" شیرن کے لہجے میں سختی آ گئی تھی۔
"میں کسی بھی صورت میں تم سے الگ نہیں ہوں۔" اس نے نرمی سے کہا۔ "لیکن کسی بھی معاملے میں مجھے رائے دینے کا اختیار ہے جس طرح تم سب کو ہے۔ اس کے بعد کثرت رائے سے جو فیصلہ بھی ہوگا، وہی میرا فیصلہ بھی ہوگا۔"
"ہاں یہ تو ہے۔" ایملی نے اس کی حمایت کی۔
اس پر شیرن نے منہ بنایا۔ "یعنی اب تم ہمارے ساتھ ہو؟"
"ہاں... لیکن تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے؟"
شیرن نے کتاب اٹھا کر ان کے سامنے کی اور پراسرار انداز میں بولی۔ "اس کتاب میں ایک ایسا عمل لکھا ہے جس کے کرنے سے کوئی بھی لڑکی چڑیل بن سکتی ہے اور اسے ایسی طاقتیں مل سکتی ہیں جن کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔"
شیرن نے کتاب کا وہ حصہ کھولا تو سب ہی اس پر جھک گئیں۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ یہ عمل لازمی طور پر سمندر کے کسی ویران ساحل پر کیا جاتا تھا اور نصف رات کے بعد کر...

جاسوسی ڈائجسٹ
سسپنس ڈائجسٹ
رسائل نہیں ملتے
ماہنامہ پاکیزہ
ماہنامہ سرگزشت
اندرون ملک چھوٹے شہروں اور قصبوں کے معزز قارئین کی یہ شکایت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔
ہاکرز اور بک اسٹال والے صرف اتنی کاپیاں خریدتے ہیں جن کے بک جانے کا انہیں سو فیصد یقین ہو کیونکہ ... رہنے والی ایک کاپی ان کی کئی کاپیوں کا نفع کھا جاتی ہے ... کوئی بھی خسارے کا ایسا سودا پسند نہیں کرتا
رسائل کے یقینی حصول کے دو طریقے ہیں
اپنے ہاکر یا بک اسٹال والے کو تاکید کردیں کہ وہ ... مہینے باقاعدگی سے آپ کو رسالہ فراہم کرے وہ اپنی تعداد بڑھالے گا ...
یا
آپ ادارے کو صرف 500 روپے (ڈاک خرچ اس میں شامل ہے) بھیج کر ہمارے کسی بھی پرچے کے سالانہ خریدار بن جائیں اور مزید کسی خرچ یا بھاگ دوڑ کے بغیر ... رجسٹرڈ ڈاک سے بروقت اپنی ملنے پر حاصل کرتے رہیں۔
اس شرح سے آپ زائد سالانہ اور چاروں پرچوں ... بہ یک وقت زرسالانہ ارسال کر کے بے فکر ہو سکتے ...
جاسوسی ڈائجسٹ پبلی کیشنز
C-63 فیز III ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی مین کورنگی روڈ ...
مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبروں پر بھی رابطہ کر سکتے ...
شمر عباس 0301-2454188
بدرالدین سرکولیشن منیجر ...02562-35386783-35804200
فیکس نمبر 35802551

خطرہ اس عمل میں ایک سے زیادہ لڑکیوں یا عورتوں کی شمولیت لازمی تھی۔ "لڑکیاں جو تمہاری دوست ہیں، ان کی کامیابی کا امکان زیادہ ہوگا۔" عامل نے ان کی طرف دیکھا۔ "تمہاری دوستی کی کامیابی کا امکان زیادہ ہوگا۔"

"اس عمل میں ایک اہم بات ہے۔" شیرن نے صفحے پر ایک جگہ انگلی رکھی۔ "اسے پڑھو۔"

اس جگہ لکھا تھا "ایک سے زیادہ لڑکیوں یا عورتوں کی شمولیت سے جو طاقت حاصل ہوگی، ممکن ہے ان میں سے کسی ایک کو ہی یہ طاقت ملے گی اور وہ اسے اپنی مرضی سے دوسروں کو دے سکے گی۔ سیرینا نے اس پر اعتراض کیا۔ "یہ کیا بات ہوئی یعنی ہم میں سے کوئی دوسروں پر مسلط ہو جائے گا۔"

"ہاں ایسا ہوگا لیکن یہ طاقت کسے ملے، اس کا فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔ یہ فیصلہ اس عمل کے دوران میں اثر انداز ہونے والی طاقت کرے گی۔" شیرن نے وضاحت کی۔

"یعنی کوئی ایک یہ طاقت حاصل کرلے گا باقی اس کے غلام ہوں گے۔" سیرینا کا اعتراض برقرار تھا۔ "اس طرح بات دوستی کی حد سے نکل جائے گی۔ کیا ہم میں سے کوئی ساری عمر کے لیے دوسرے کی غلامی قبول کرلے گا؟ ہمیں اس بارے میں پھر سے سوچنا چاہیے۔ ویسے بھی جادوگری کا معاملہ نازک ہوتا ہے۔ ہمیں ہر کام خوب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔"

"ہم نے سوچ لیا ہے۔" شیرن نے کہا۔

"صرف تم نے سوچا ہے یا ان دونوں نے بھی سوچا ہے؟" سیرینا نے ایملی اور جولی کی طرف اشارہ کیا۔

"تم ان کی نہیں، اپنی بات کرو۔" شیرن نے اسے گھورا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن ہمیں کوئی کام بھی بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔" سیرینا نے سکون سے کہا۔ "کسی بھی کام کا ہمارے مستقبل پر بہت اثر پڑے گا۔"

"ہم نے سوچ لیا ہے۔" شیرن کا رویہ مزید جارحانہ ہوگیا۔ "کیا تم اس کام کے لیے تیار نہیں ہو؟"

سیرینا ہچکچائی پھر اس نے سر ہلایا۔ "میں تیار ہوں۔"

"بس تو اب طے ہے۔" شیرن نے حکمانہ انداز میں کہا۔ "ہمیں یہ کام کرنا ہے۔ ہم میں سے جسے بھی طاقت ملے گی وہ اصل میں سب کی ہوگی اور کوئی اسے دوسرے پر تسلط کے لیے استعمال نہیں کرے گا۔"

سیرینا نے بے دلی سے سر ہلایا۔ "ممکن ہے ایسا ہی ہو۔" اسے یقین تھا کہ طاقت ایسی چیز ہے جسے مل جائے وہ اسے استعمال کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا اور عام طور سے قریبی خوف اس کا تعاقب کرتے رہے۔

"ہم کل اسی ساحل پر چلیں گے۔" شیرن نے کہا۔ "ہم نے پہلے سے طے کیا تھا۔"

"لیکن شام کو نہیں آئے۔ واپسی اتوار کے بعد ہوگی۔" سیرینا نے کہا۔ "مجھے ... میں کرنے ہیں، بہت کام ہیں۔"

ٹھیک بات کے بعد سیرینا کی تجویز قبول کر لی گئی۔ شیرن اس سے خوش تھی۔ اس کا خیال تھا کہ کہیں اس سے جولی اور ایملی کے ارادے بھی نہ بدل جائیں۔ سیرینا پر یقین تھا کہ وہ ان کی مخالف ہو چکی ہے مگر کھل کر مخالفت نہیں کر رہی۔ شاید وہ ان سے ڈرتی بھی تھی۔ شیرن نے ان سے کہا۔ "یہ عمل صرف رات کو ہوتا ہے اس لیے ہمیں ایک دن پہلے ہی نکلنا ہوگا اور اپنا کام کر کے اگلے روز واپس آ جائیں گے۔"

کالج میں سیرینا کا سامنا جار سے ہوتا تو وہ اسے نظر انداز کر دیا کرتی تھی۔ لیکن ایک دن وہ کالج سے واپس آ رہی تھی تو جار اس کے راستے میں آگیا۔ "سیرینا پلیز ایک بار میری بات سن لو۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔

"کہو۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتیں؟ مجھے اس روز کی حرکت پر بہت شرمندگی ہے۔"

"او کے، میں نے تمہیں معاف کر دیا۔ اب کہو۔" سیرینا اس کی حالت سے لطف لیتے ہوئے بولی۔

"تب تم مجھ سے پھر سے دوستی کر لو۔ یقین کرو جیسا تم کہو گی میں ویسا ہی کروں گا۔"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جیسا میں کہوں گی تم ویسا ہی کرو گے؟" سیرینا بولی۔ جار نے سر ہلایا۔

"تم ایک بار کہہ کر تو دیکھو۔"

"تب پہلے تو مجھے گھر چھوڑ دو اور پھر شام کو کہیں چلیں گے۔"

جار کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ سیرینا اس پر اتنی مہربان ہو جائے گی۔ وہ اسے نہ صرف گھر چھوڑنے گیا بلکہ شام کو وہ لے کر اس کے گھر آگیا اور اسے ایک اچھی تفریح گاہ میں لے گیا۔ اس نے سیرینا کو بہترین ڈنر کرایا۔ وہ ڈسکو میں رقص کرنے بھی گئے لیکن اس دوران میں سیرینا نے ایک بار بھی اسے خود کو غیر ضروری طور پر چھونے نہیں دیا اور وہ سعادت مندی سے اس کی ہر بات مانتا رہا۔ رات دس بجے سے پہلے وہ اسے گھر چھوڑ گیا۔ اس کے بعد تو وہ جیسے سیرینا کا غلام بن

ہو گیا۔ کالج میں وہ اس کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ اس کے دوست بچھا دینے تھے۔ وہ سیرینا کی کتابیں اٹھائے اس کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ان تینوں کے ساتھ ہوتی تو [illegible] ایک گھنٹی انتظار کرتی کہ سیرینا فارغ ہونے تو [illegible] لے۔ ان تینوں کے لیے یہ حیرت کی بات تھی کیونکہ ان کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ جو جادو کیا [illegible] کی تھی اور وہ اب پوری ہو رہی تھی۔ کالج والے اور [illegible] طور سے جار کے دوست حیران تھے کہ ایک عام سا جو کالج کی حسین ترین لڑکیوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا وہ سیرینا کے پیچھے یوں گھومنے لگا جیسے اس کا ملازم ہو۔ [illegible] کے دوست اسے سمجھاتے لیکن وہ یوں محسوس کرتے جیسے [illegible] سے نہیں بلکہ کسی اور کو مخاطب کر رہے ہیں۔

سیرینا بے حد خوش تھی کہ اس نے اپنا انتقام پورا کر لیا تھا۔ اب جار اس کے اشاروں پر ناچتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ [illegible] کا اب بھی اتنا ہی دیوانہ ہے لیکن اتنے دنوں میں سیرینا نے ایک بار بھی اسے خود کو چھونے نہیں دیا تھا۔ وہ اسے قریب سے دیکھ دیکھ کر للچاتا رہتا۔ سیرینا کا خیال تھا کہ وہ اسے طویل عرصے تک اسی طرح اپنا غلام بنا کر رکھے گی مگر چند دن بعد اسے اس کھیل سے اکتاہٹ ہونے لگی۔ شاید اس لیے کہ وہ سیرینا ایسی لڑکی نہیں تھی کہ کسی کو تکلیف دے کر خوش ہوتی۔ جار اس کے اردگرد منڈلاتا تو اسے خوشی کے بجائے بوریت ہونے لگتی۔

☆☆☆

اگلی بار انہوں نے سنز بس کے بجائے شیرن کی شاندار کار میں کیا۔ سرخ رنگ کی یہ ..... کنورٹیبل خاصی مہنگی تھی۔ ان کو شیرن اور اس کی ماں کی دولت مندی کا راز بھی معلوم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ شیرن نے کیا خواہش کی تھی۔ اس طرح ان چاروں کی خواہشات پوری ہو گئی تھیں۔ ان کو اس ساحل تک پہنچنے میں خاصی دشواری ہوئی تھی لیکن وہ کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ ہی گئیں۔ رسائی کی دشواری کی وجہ سے ہی یہ ساحل غیر آباد تھا۔ کٹا پھٹا ہونے کی وجہ سے یہ تیراکی کے لیے بھی اتنا موزوں نہیں تھا۔ یہاں ساحل کے ساتھ جا بہ جا چٹانیں تھیں جن سے پانی بہت تیزی سے ٹکراتا تھا۔ چٹانوں کے درمیان کہیں کہیں ریت تھی۔ انہوں نے ایک ایسی ہی جگہ کو منتخب کیا تھا۔ شیرن کو اپنی کار خاصے فاصلے پر چھوڑنا پڑی تھی۔

''یہ جگہ ٹھیک ہے۔'' جولی بولی۔ ''یہاں چٹانیں ہیں اور ہم دوسروں کی نظروں سے محفوظ ہیں۔''

''تم فکر مت کرو۔'' شیرن اطمینان سے بولی۔ ''آج کے بعد تمہیں کسی کا خوف نہیں رہے گا۔''

سیرینا نے سنتھیا کی طرف دیکھا تو اسے عجیب سا احساس ہوا۔ اسے ایک بار پھر کتابچے والی تصویر یاد آ گئی۔ [illegible] سنتھیا [illegible] الگ لگ رہی تھی۔ شیرن کتاب کئی بار پڑھ چکی تھی لیکن اس نے عمل کا سارا طریقہ ایک کاغذ پر لکھ لیا تھا اور اس کی کاپیاں کر کے ان کو دے دی تھیں۔ انہوں نے شام ہونے سے پہلے سب یاد کر لیا تھا بلکہ ایک بار اس کی ریہرسل بھی کر لی تھی۔

''ہم میں سے جس کو طاقت ملی وہ دوسروں کی خواہشات پوری کرنے کی پابند ہو گی۔'' جولی بولی۔

''ہاں ... ایسا کرنا لازمی ہو گا۔'' شیرن نے کہا۔ ''کیونکہ باقی تین کے اس کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اسے طاقت حاصل رہے گی اگر وہ اس سے الگ ہو گئیں تو یہ طاقت بھی اس سے چھن جائے گی۔''

رات کا کھانا انہوں نے معمولی سا کھایا تاکہ وہ ذہنی طور پر چاق و چوبند رہیں۔ عمل میں کسی قسم کی غلطی ان کے لیے مہلک ثابت ہو سکتی تھی۔ اس کے بارے میں کتاب میں واضح کر دیا گیا تھا اس لیے وہ بہت محتاط تھیں۔ تاریکی ہوتے ہی انہوں نے الاؤ جلا لیا اور وہ اس کے گرد بیٹھی باتیں کرتی رہیں۔ وہ سب ہی کسی قدر ٹینشن میں تھیں کیونکہ اب تک وہ جو کچھ کرتی رہی تھیں وہ عارضی نوعیت کی چیزیں تھیں۔ حالانکہ ان کے اثرات بھی اتنے زیادہ تھے کہ وہ سب ہل کر رہ گئی تھیں۔ یہ شخصیت کی تبدیلی کا عمل تھا اور اس کا نتیجہ نہ جانے کیا نکلتا۔ سب سے عجیب بات جو سیرینا نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ اس عمل کی کوئی قیمت نہیں لکھی تھی جو ان کو ادا کرنا تھی۔ اس نے ان تینوں کی توجہ اس طرف دلائی مگر انہوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی صرف شیرن نے کہا۔ ''کوئی بات نہیں بلکہ اچھا ہے ہمیں اس کی کوئی قیمت نہیں دینا پڑے گی۔''

سیرینا سوچ رہی تھی کہ یہ قیمت ان کو بعد میں نہ دینا پڑ جائے۔ عمل نصف رات کے بعد کیا جانا تھا۔ جیسے ہی بارہ بجے وہ سب ایک دائرہ کھینچ کر اس میں یوں کھڑی ہو گئیں کہ ہر ایک کا رخ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں سے ٹھیک ایک ایک سمت کی طرف تھا۔ سمتوں کا تعین کرنے کے لیے وہ کمپاس ساتھ لائی تھیں۔ دائرے کے وسط میں الاؤ روشن تھا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور باری باری مخصوص کلمات ادا کرنے لگیں۔ ان سب کو اپنے اپنے حصے کے الفاظ اچھی طرح یاد تھے۔ جب ایک اپنے الفاظ ادا کر

تھی تو دوسری طرف وہ جاتی۔ یہ چار عورتوں کی ہولی کے الٹ عمل ہوتا تھا۔ ان کو اس وقت تک یہ عمل [illegible] جب تک ان کے اثرات نمودار ہو جاتے۔

اچانک تیز ہوا چلنے لگی۔ سیرینا کا رخ سمندر کی طرف تھا۔ اس نے سمندر کے اوپر ویسا ہی بادل نمودار ہوتے دیکھا جیسا کہ اس نے کتابچے کے ورق پر دیکھا تھا۔ پھر اس بادل میں بجلیاں چمکنے لگیں، ہوا اتنی تیز ہو گئی کہ ان کے بال اور لباس اڑنے لگے۔ ان سب کو احساس ہو رہا تھا کہ ماحول بدل رہا ہے اور ان کے عمل کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ وہ سب جوش سے چیخ کر اپنے منتر کے الفاظ باری باری ادا کرنے لگیں۔ اچانک ہی بادل سے ایک بہت بڑا کوندا سا نکلا وہ بادلوں سے اتر کر دھیرے دھیرے سمندر تک آیا۔ ساحل سے اس کا رخ ان چاروں کی طرف ہوا پھر وہ ان کے اوپر آکر ٹھہر گیا۔ چند پل بعد اس نے شیرن کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہ لرزنے لگی۔ باقی تینوں دم بخود اسے روشنیوں کے حصار میں دیکھ رہی تھیں۔ شیرن کو اس چمک سے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بہت عجیب سے تاثرات تھے۔ پھر جیسے وہ کوندا آیا تھا اسی طرح واپس چلا گیا اور بادل تاریک ہو کر سمٹتے ہوئے تیزی سے معدوم ہو گئے۔

اگلی صبح سیرینا کی آنکھ کھلی تو دس بج چکا تھا۔ وہ اپنے کمبل سے باہر آئی تو جولی اور ایملی بھی جاگ گئی تھیں لیکن شیرن وہاں نہیں تھی۔ رات کو وہ جلدی سو گئی تھیں کیونکہ سب ہی نڈھال تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کی طاقت کا ایک ایک ذرہ نچڑ گیا ہو۔ سیرینا نے ایملی کی طرف دیکھا۔ ''شیرن کہاں ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم...'' ایملی کہتے کہتے رک گئی۔ اس کی نظر سامنے مرکوز تھی۔ سیرینا نے اس کی تقلید کی تو وہ بے ساختہ کھڑی ہو گئی۔ وہ سمندر کے کنارے کی طرف بڑھی۔ اس کے ساتھ ایملی اور جولی بھی تھیں۔ ان کے سامنے ایک حیرت انگیز منظر تھا۔ شیرن سمندر کے پانی کے اوپر یوں چہل قدمی کر رہی تھی جیسے وہ پختہ فرش پر چل رہی ہو۔ وہ خاصے گہرے پانی کے اوپر تھی اور رفتہ رفتہ ان کی طرف آرہی تھی۔ وہ ساحل تک آئی اور اس نے ریت پر قدم رکھا۔

''میرے خدا۔'' جولی نے بے ساختہ کہا۔ ''شیرن تم سچ مچ چڑیل بن چکی ہو۔''

''ہاں مجھے بھی اس بات کا یقین ہے۔'' شیرن نے برا ماننے بغیر فخر سے کہا جیسے چڑیل ہونا اس کے لیے اعزاز کی بات ہو۔

''نہیں، ڈارلنگ...'' سیرینا نے سمندر کی طرف [illegible] ایملی نے ''میں نے سنا ہے یہاں شارک مچھلیاں بہتات سے پائی جاتی ہیں۔''

''ہاں لگا تو تھا۔'' اس نے اقرار کیا۔ ''یہاں میں نے پانی پر جانے سے پہلے خواہش کی تھی کہ مجھے شارک سے کوئی نقصان نہ ہو۔ میں بہت دور تک ہو کر آئی ہوں لیکن مجھے کوئی شارک مچھلی نہیں ملی۔''

سورج کی روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی۔ [illegible] نے سامان سمیٹتے ہوئے کہا۔ ''مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ اب چلنا چاہیے۔''

''نہیں ہم اتنی جلدی گھر نہیں جائیں گے۔'' شیرن بولی۔ وہ بہت خوش تھی اور اس کے انداز میں ایک نامعلوم سا تحکم آ گیا تھا۔ طے ہوا کہ وہ کچھ دور واقع ریستوران میں ناشتے کے لیے جائیں گی۔ وہ اس جگہ سے نکلیں تو ان کے سامنے ایک کشادہ وسیع ساحل تھا۔ وہاں ایک اور عجیب منظر ان کے سامنے تھا۔ دور تک ساحل پر جا بجا مردہ شارک مچھلیاں پڑی تھیں۔ ان میں ہر سائز اور ہر قسم کی شارک مچھلی تھی۔

''میرے خدا۔'' سیرینا کے منہ سے نکلا۔ ذرا دور ایک بارہ فٹ لمبی شارک منہ کھولے پڑی تھی۔ شیرن نے اس کے پاس جا کر اس کے اوپری پنکھ پر ہاتھ پھیرا اور پھر خوشی سے چیخ کر بولی۔ ''میں کامیاب ہو گئی... میں کامیاب ہو گئی۔''

اس کی کامیابی کا ثبوت وہ سیکڑوں شارک مچھلیاں تھیں جو مردہ حالت میں دور تک بکھری ہوئی تھیں۔ سیرینا خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اس نے شاید سوچا بھی نہیں تھا کہ عمل اس حد تک خطرناک اور موثر ہوگا۔ ناشتے کے بعد وہ واپس آ رہی تھیں تو اس وقت تک ساحلی رضاکار اور پولیس بھی [illegible] صرف شارک مچھلیوں کی ہلاکت ان کے لیے تشویش کا باعث تھی۔

''یہ بھی نہیں جان سکیں گے کہ شارک کیوں مری ہیں۔'' شیرن نے غرور سے کہا۔ اس کے انداز میں کوئی ایسی بات آ گئی تھی کہ وہ تینوں ہی اس سے خوف زدہ ہو گئیں۔ شارس کی ہلاکت نے ان کو دہلا دیا تھا۔ یہی وجہ تھی جب وہ شام کو واپسی کے لیے روانہ ہوئیں تو سب چپ چپ تھیں۔ شیرن نے اس بات کو محسوس کر لیا۔ اس نے جارحانہ انداز میں کہا۔ ''کیا بات ہے تم لوگ میری کامیابی سے خوش نہیں ہو؟''

''شیرن یہ بہت تباہ کن چیز ہے۔'' سیرینا بولی۔

''ہاں اور اب یہ میری طاقت ہے۔''

''تم نے دیکھا تمہاری ایک ذرا سی خواہش کا کیا نتیجہ

آئے ہوا کے جھونکے کی طرح جنگل جاتی چلی گئیں۔''

''ہاں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' شیرن نے گاڑی کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔

''قتل کو تمہاری کسی خواہش کے نتیجے میں انسان کی جان بھی جا سکتی ہے۔'' سیرینا بولی۔

''اگر ایسا ہوا تو میں صرف افسوس ہی کر سکوں گی۔''

شیرن نے رفتار مزید تیز کر دی۔ وہ شہر میں داخل ہو چکی تھیں جہاں قدم قدم پر سگنل تھے۔ ان کے سامنے والا سگنل ریڈ تھا۔ لیکن جیسے ہی شیرن نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''گرین۔'' وہ گرین ہو گیا۔ شیرن نے قہقہہ لگایا۔ ''دیکھا تم نے مجھے کسی قانون کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔''

سیرینا کو غصہ آ گیا۔ ''ہاں کیونکہ قانون انسان کے لیے ہوتے ہیں اور تم اب چڑیل بن گئی ہو۔''

''ہاں میں چڑیل بن گئی ہوں اور میں جو چاہے کر سکتی ہوں مجھے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔'' یہ کہتے ہوئے شیرن نے کار کو کراسنگ سے گزار دیا۔ دوسری طرف سے آتی گاڑیاں اسے بچانے کی کوشش میں آپس میں ٹکرا گئی تھیں۔ سیرینا کے منہ سے چیخ نکل گئی اور شیرن نے ہذیانی انداز میں قہقہہ لگایا۔ جولی اور ایملی بھی ہنسنے لگیں۔

''تم لوگ پاگل ہو گئی ہو۔'' سیرینا چلائی۔

''ہاں ہم پاگل ہو گئے ہیں۔'' جولی بولی۔ ''ہمیں طاقت کا نشہ چڑھ گیا ہے۔''

کچھ دیر بعد شیرن نے اسے اس کے گھر کے سامنے اتارا اور سرد لہجے میں بولی۔ ''سیرینا ہم سے الگ ہونے کا خیال بھی دل میں مت لانا۔''

''میں تم سے الگ نہیں ہوں گی۔'' اس نے رک رک کر کہا اور بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی۔ اس رات جب وہ سونے لگی تو اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ کبھی ان لوگوں کے ساتھ کسی کام میں شامل نہیں ہوگی اور ان سے صرف کالج کی حد تک دوستی رکھے گی۔ اگرچہ اس کے اندر سے کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ یہ کام اتنی آسانی سے نہیں کر سکے گی۔ شیرن اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ وہ چڑیل بن کر بے قابو ہو گئی تھی۔

سیرینا اگلے دو دن تک کالج نہیں گئی۔ تیسرے دن وہ کالج پہنچی تو شیرن، ایملی اور جولی نے اسے نظر انداز کر دیا۔ اس نے بھی ان کی طرف توجہ نہیں دی۔ اس روز کلاسز کے بعد جب وہ سوئمنگ کے لیے گئیں تب بھی ان تینوں کا گروپ الگ بنا ہوا تھا اور انہوں نے اسے پاس بلانے کی کوشش نہیں کی۔ جس وقت سیرینا باتھ کے لیے اندر گئی تو اس نے کسی کی سسکیوں کی آواز سنی۔ اس نے اس حصے میں جھانکا تو اسے سنہرے بالوں والی لڑکی اس حال میں نظر آئی کہ اس کا سر بالوں سے تقریباً خالی ہو چکا تھا۔ بچے کھچے بال بھی ہاتھ لگانے سے اتر رہے تھے اور وہ گنجی ہو چلی تھی۔ وہ اپنے خالی سر پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔ سیرینا کو دکھ ہونے لگا۔ اس لڑکی نے ایملی کو تنگ کر رکھا تھا لیکن اس کے لیے یہ بہت بڑی سزا تھی۔ اچانک سیرینا نے دیکھا ایملی بھی وہیں کھڑی طنزیہ نظروں سے سنہرے بالوں والی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔ سیرینا سے برداشت نہیں ہوا تو وہ ایملی کے پاس آئی۔ ''ایملی تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔''

''یہ اسی کی مستحق ہے۔'' وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی۔

''یہ انسانیت نہیں ہے۔'' سیرینا کا لہجہ تیز ہو گیا۔ ''ہمیں دوسروں کو معاف بھی کرنا چاہیے۔''

''انتقام میں انسانیت کیسی؟'' ایملی کا لہجہ استہزائیہ ہو گیا تھا۔

''تم چاہو تو یہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔''

''ہاں... اگر میں چاہوں تو۔'' ایملی کے لہجے میں تکبر آ گیا۔ ''لیکن میں ایسا کیوں چاہوں گی؟''

سیرینا کو افسوس ہونے لگا کہ اس نے ان لوگوں سے دوستی ہی کیوں کی تھی۔ وہ ان کے جال میں پھنس گئی تھی۔

وہ کالج سے جانے کے لیے نکل رہی تھی کہ جار اس کے سامنے آ گیا۔ ''سیرینا کیا مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہے جو تم مجھے اس طرح نظر انداز کر رہی ہو۔ کیا میں نے تمہاری ہر بات نہیں مانی؟''

سیرینا نے ایک نظر اسے دیکھا اور آہستہ سے بولی۔ ''مجھے افسوس ہے جار... میں تمہیں آزاد کرتی ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ اس کے برابر سے نکلتی چلی گئی۔ وہ گھر آئی تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے کال ریسیو کی۔ ''ہیلو۔''

''سیرینا... میں شیرن بول رہی ہوں۔''

''کہو، میں سن رہی ہوں۔''

''آج شام سب میرے ہاں جمع ہو رہے ہیں۔''

''میں نہیں آؤں گی۔'' اس نے انکار کیا۔

''تمہیں آنا ہوگا۔'' شیرن کا لہجہ دھمکی آمیز ہو گیا۔

''تم مجھے مجبور نہیں کر سکتیں۔''

''میں تمہیں مجبور کر سکتی ہوں لیکن بہتر ہے تم اپنی خوشی سے آ جاؤ۔ ورنہ تم میری طاقت کے بارے میں جانتی ہو۔''

سیرینا نے سوچا اور بادل ناخواستہ بولی۔ ''ٹھیک ہے میں آ جاؤں گی لیکن میں اس موضوع پر تم لوگوں سے کچھ کہنا چاہوں گی۔''

"تم آؤ گی تو بات ہوگی۔"

وہ شام کو شیرن کے اپارٹمنٹ پہنچی تو وہاں ایملی اور جولی پہلے سے موجود تھیں۔ شیرن نے اسے طنزیہ نظروں سے دیکھا۔ "سنا ہے تم نے جار کو آزاد کر دیا ہے؟"

"ہاں، اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ کسی انسان کو اس کی مرضی کے خلاف قید رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔"

"سیرینا! چھوڑو ان باتوں کو، آؤ زندگی کو انجوائے کرو۔" جولی اسے کھینچ کر اندر لے گئی۔ انہوں نے شراب کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ ایملی اور شیرن پہلے سے پی رہی تھیں۔ انہوں نے سیرینا اور جولی کو بھی شامل کر لیا۔ کچھ دیر بعد سیرینا واقعی سب بھول گئی۔ ماحول اور شراب نے اس کے حواس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس نے شیرن سے کہا۔

"یہ جو طاقت تمہیں ملی ہے کیا اس میں ہمارا حصہ بھی ہے؟"

"بالکل ہے تم لوگوں کو بھی طاقتیں ملی ہیں لیکن وہ سب میرے تابع ہیں۔"

"یعنی اگر میں کوئی خواہش کروں اور تمہیں اس پر اعتراض نہ ہو تو وہ پوری ہو جائے گی؟"

"کیوں نہیں، یہ دونوں تو تجربہ بھی کر کے دیکھ چکی ہیں۔"

"تم کچھ کر کے دیکھو۔" جولی نے اسے اکسایا۔

سیرینا نے سوچا اور بولی۔ "میں چاہتی ہوں میرے بال بالکل سنہرے ہو جائیں۔"

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ اس کے بال ریڈ براؤن سے بالکل سنہرے ہو گئے۔ اس نے آئینے میں خود کو دیکھا اور خوشی سے بولی۔ "ارے یہ تو سچ سنہرے ہو گئے۔"

"یہ حقیقت ہے۔" شیرن بولی اور اس نے ہاتھ لہرایا تو سیرینا کے بالوں کا اصل رنگ لوٹ آیا۔ "ہمارے پاس یہ بے مثال طاقت آگئی ہے کہ ہم جو چاہیں [illegible] سکیں۔ ہم اس دنیا پر قبضہ بھی [illegible] سکتے ہیں۔"

"وہ کس طرح؟"

"اس خواہش [illegible] سے۔" ایملی بولی۔

"[illegible] خیال میں یہ [illegible] ہے اور [illegible] طرح ہم [illegible] طرف توجہ کر لیں [illegible]۔"

"[illegible] ہم نے یہ طاقت کس لیے حاصل کی ہے؟"

شیرن بولی۔ [illegible]

[illegible]

اوقات سے اوپر کی بات کر رہی ہیں۔ حالانکہ ان کو سوچنا چاہیے کہ انہیں جو چیز ملی ہے وہ اتنی طاقت ور بھی نہیں ہے کہ وہ ساری دنیا پر قبضے کا سوچیں۔

شیرن نے اسے غور سے دیکھا۔ "کیا سوچ رہی ہو؟"

"یہی کہ اس کتاب کو لکھنے والے اور منتر جنتر والے نے دنیا پر قبضہ کیوں نہیں کیا؟"

"شاید ان کو موقع نہیں ملا۔" شیرن دھیرے سے بولی۔

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ ہم کسی نامعلوم انجام کی طرف جا رہے ہیں۔" سیرینا نے سرد لہجے میں کہا۔ "ہم بہت ناسمجھی میں یہ کام کیا ہے، ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ آگے کیا ہوگا۔"

"مستقبل کی فکر ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کے پاس طاقت نہیں ہوتی۔۔۔ اور ہمارے پاس طاقت ہے۔" شیرن بولی۔

"ممکن ہے اس دنیا میں ہم سے بھی زیادہ طاقت ور لوگ موجود ہوں۔"

"ہوں گے۔" شیرن نے بے پروائی سے کہا۔

"اس صورت میں ہم ان پر حکمرانی کیسے کریں گے؟"

شیرن کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ سیرینا کو اپنا عہد یاد آگیا۔ اس نے ان تینوں سے کہا۔ "ہم ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی ہمیں اچھے برے کا اتا پتا نہیں ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم پہلے اپنی تعلیم مکمل کر لیں اور پھر اس قسم کے تجربات کریں؟"

"ہمیں تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" شیرن نے حقارت سے کہا۔ "اس کی ضرورت ان لوگوں کو ہوتی ہے جو کچھ کر نہیں سکتے۔ وہ عام لوگ ہوتے ہیں اور ہم عام نہیں ہیں۔"

سیرینا جب شیرن کے گھر سے نکلی تو وہ بہت مایوس تھی۔ شیرن کے بارے میں اسے شروع سے یقین تھا کہ وہ منفی فطرت کی لڑکی ہے۔ پھر اسے چڑیل کی طاقت بھی حاصل ہو گئی تھی لیکن جولی اور ایملی تو عام فطرت کی لڑکیاں تھیں۔ انہوں نے بھی سیرینا کی بات سننے سے انکار [illegible] نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ شیرن نے ایک بار [illegible] دی تھی کہ وہ ان سے الگ ہونے کی ہمت نہ [illegible] بہت [illegible] نقصان اٹھانا پڑے گا۔ [illegible]

[illegible]

نہیں۔

سیرینا کو ان لوگوں سے تو نفرت محسوس ہو رہی تھی لیکن ساتھ ہی اسے خود سے بھی گھن آ رہی تھی... وہ کس قسم کے کاموں میں شامل رہی تھی۔ یہ یقیناً شیطانی عمل تھے اور وہ سب شیطان کے چنگل میں پھنس گئی تھیں۔ سیرینا کو ہر وقت احساس ہو گیا تھا لیکن باقی تینوں اس چکر میں بری طرح پھنس چکی تھیں اور جب تک ان کو کوئی بڑا دھچکا نہیں لگتا تب تک وہ اس راستے سے نہیں ہٹ سکتی تھیں۔ طاقت کا یہ چکر عارضی اور دھوکا تھا۔ یہ لڑکیاں خود کو تباہی کی طرف لے جا رہی تھیں۔

اگلے روز وہ کالج گئی۔ وہاں کلاسز کے بعد جارات لاکر روم والے حصے میں ملا۔ وہ خاص طور سے اس کے لاکر کے قریب اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے سیرینا سے کہا۔ ''تم نے مجھے معاف کر دیا تھا پھر تم نے مجھ سے قطع تعلق کیوں کیا؟''

''میں نے تم سے قطع تعلق نہیں کیا بلکہ تمہیں صرف آزاد کیا۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب تم خود سے پوچھو۔ کیا تم میری ہر بات نہیں مان رہے تھے اب اگر میں تم سے کوئی بات کہوں تو کیا تم مان لو گے؟''

''شاید نہیں۔'' وہ ہچکچایا۔ ''لیکن اس کا...''

''جارات اب تم آزاد ہو اور اپنی آزادی سے لطف اٹھا سکتے ہو۔'' اس نے نرمی سے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ اگر تم مجھے پسند کرنا چاہو تو تم آزاد ہو لیکن میں بھی تمہیں جواب دینے میں آزاد ہوں۔ تم مجھ پر اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکتے۔''

جارات چونک گیا۔ ''یقیناً۔'' اس نے سر ہلایا۔ ''اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں تمہیں جیتنے کی کوشش کروں گا۔''

''میری اچھی خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔'' سیرینا نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔ جارات جاتا دیکھتا رہا۔ اچانک اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ شیران تھی۔ اسے خبر نہیں ہوئی کہ وہ کب اس کے پاس آئی

WWW.JBDPRESS.COM

نسیم حجازی کے شاہکار تاریخی ناول

آخری معرکہ 300/-

گمشدہ قافلے 300/-

داستان مجاہد 200/-

اندھیری رات کے مسافر 225/-

پردیسی درخت 275/-

اور دریا [illegible]

قافلہ حجاز 300/-

خاک اور خون 300/-

یوسف بن تاشفین 125/-

معظم علی 275/-

سفید جزیرہ 150/-

کلیسا اور آگ 225/-

پورس کے ہاتھی 125/-

محمد بن قاسم 225/-

ثقافت کی تلاش 300/-

آخری چٹان 275/-

اور تلوار ٹوٹ گئی

شاہین

سو سال بعد

داستان [illegible]

جہانگیر بکس

تھی۔ وہ اسے گھور رہی تھی۔
"تم اس کے پیچھے کیا کرنا چاہتے ہو؟"
"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔" جار نے رکھائی سے کہا اور وہاں سے جانے لگا۔ شیرن نے برداشت نہیں کیا۔ اسے دیکھا اور [illegible] جار کا پاؤں زمین سے یوں لگا جیسے زمین سے اس کے پاؤں کو چپکا دیا ہے۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا لیکن ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکا۔ وہ خوفزدہ ہو گیا۔ "یہ مجھے کیا ہو گیا ہے؟"
شیرن مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی۔ "کیا بات ہے، کیا تم حرکت نہیں کر پا رہے ہو؟"
"ہاں لیکن کیسے پتا چلا؟" جار حیران ہو کر بولا۔
"مجھے ناراض مت کیا کرو۔" شیرن نے اس کے رخسار پر ہاتھ پھیرا۔ "تم نے سیرینا کو ناراض کیا تھا اس نے تمہاری آزادی سلب کر کے تمہیں اپنا غلام بنا لیا۔ لیکن مجھے ناراض مت کرنا کیونکہ میں جس سے ناراض ہوتی ہوں اسے غلام نہیں بناتی، اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیتی ہوں۔" یہ کہتے ہوئے شیرن کا لہجہ خوفناک ہو گیا۔ جار کو اس کی آنکھوں میں آگ سی نظر آئی۔ وہ ڈر گیا۔ شیرن اس کے پاس سے دور ہوتی چلی گئی۔ جیسے ہی وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی، جار کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔ وہ اب حرکت کر سکتا تھا۔

☆☆☆

شیرن، جولی اور ایملی جولی کے گھر میں تھیں۔ شیرن مسلسل پی رہی تھی۔ اس نے کالج جانا چھوڑ دیا تھا۔ اب وہ سارا دن گھر پر ہوتی تھی یا اپنی کار پر آوارہ گردی کرتی رہتی تھی۔ اس کے پاس بے تحاشا رقم ہوتی تھی کیونکہ وہ بے تحاشا ہی خرچ کرتی تھی۔ جولی اور ایملی حیران ہوتی تھیں کہ اس کے پاس اتنی رقم کہاں سے آتی ہے۔ لیکن ان میں اتنی جرأت نہیں تھی کہ اس سے یہ بات پوچھ سکیں۔

اس وقت بھی شیرن قیمتی اسکاچ وہسکی کی بوتل لے کر آئی تھی۔ جولی خوفزدہ ہو گئی کہ اس کے ماں یا باپ نے دیکھ لیا تو اس سے [illegible] کی۔ لیکن شیرن نے اسے تسلی دی۔ "فکر مت کرو۔ کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور کہے گا بھی تو میں ہوں نا۔"

شیرن نشے میں تھی اس لیے دل کی بات زبان پر آ رہی تھی۔ اس نے کہا۔ "جار ایک ہینڈسم نوجوان ہے لیکن وہ سیرینا کے پیچھے پاگل ہے۔"
"کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟" جولی نے پوچھا۔
"ہاں میں اسے پسند کرتی ہوں، میں اسے حاصل کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے جواب دیا۔ "لیکن وہ [illegible] چاہتا، وہ سیرینا کے پیچھے پاگل ہے۔"
"اس وقت جار بھی کے گھر پارٹی میں ہے۔" ایملی بولی۔
"تمہیں کیسے پتا چلا؟" شیرن نے پوچھا۔
"آج آدھا کالج وہیں ہے۔" ایملی نے [illegible] نہیں کہ والدوں سے اجازت نہیں ملی ورنہ ہم بھی وہیں ہوتے۔"
"کیا سیرینا بھی گئی ہو گی؟"
"میرا خیال ہے وہ نہیں گئی ہو گی۔ اسے اس قسم کی پارٹیوں سے زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔" ایملی نے کسی قدر جواب دیا۔
شیرن کچھ سوچنے لگی پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ "میرا خیال ہے مجھے وہاں جانا چاہیے۔"
"تم جار سے ملنے جا رہی ہو؟" جولی نے شیرن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس کا لہجہ معنی خیز تھا۔
"ہاں... آج میں اسے اپنا بنا کر رہوں گی۔"
"لیکن وہ تو سیرینا سے محبت کرتا ہے۔" ایملی نے اسے یاد دلایا۔
"اب اسے مجھ سے محبت کرنا پڑے گی۔" شیرن نے غرور سے کہا۔ "وہ انکار نہیں کر سکتا۔"
شیرن لہراتی ہوئی اٹھی۔ اس نے ان دونوں کو چلنے کو نہیں کہا تھا اور نہ ہی وہ ان کے ساتھ جانا چاہتی تھیں وہ تو تماشا دیکھنا چاہتی تھیں۔ جیسے ہی شیرن اپنے اپارٹمنٹ سے نکلی، ایملی نے اپنے سیل فون سے سیرینا کا نمبر ملایا۔ "ہیلو سیرینا میں ایملی بات کر رہی ہوں..."

☆☆☆

شیرن بہت خطرناک ڈرائیونگ کر رہی تھی۔ کئی جگہ اس کا ایکسی ڈینٹ ہوتے ہوتے بچا۔ لیکن اس نے ذرا بھی پروا نہیں کی۔ اس کی ڈرائیونگ اسی طرح جاری رہی۔ وہ بھی کے گھر پہنچی تو وہاں پر پارٹی جاری تھی۔ کان پھاڑ دینے والی موسیقی کا شور باہر تک سنائی دے رہا تھا۔ اس نے کار ایک طرف روکی اور اتر کر اندر آئی۔ جیسے ہی وہ مکان کے اندر داخل ہوئی ایک لڑکی بھاگی اور اس نے دوسرے کمرے میں موجود جار کو شیرن کی آمد کی اطلاع دی۔ جار اٹھ کر باہر آیا۔ جیسے ہی وہ شیرن کے سامنے آیا۔ اس نے جار کے سینے پر ہلکا سا ہاتھ مارا اور تحکمانہ انداز میں بولی۔ "میرے ساتھ چلو۔"
جار یوں اس کے ساتھ چل پڑا جیسے وہ اس کے حکم کا

[illegible] شیرینا اسے دوسری طرف ... [illegible] ... کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ... [illegible] اس سے ... جار کو بستر پر دیکھا تو وہ اس طرح اپنی غفلت سے جاگ گیا۔

"شیرین تم ... کیا چاہتی ہو؟" جار نے گھبرا کر کہا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ وہ شیرین کے ساتھ یہاں کیوں آ گیا۔

"میں تمہیں چاہتی ہوں۔" وہ اس کے قریب آنے لگی۔

"لیکن میں تمہیں نہیں چاہتا۔" اس نے ... سے ... کہا اور بستر سے اترنے کی کوشش کی۔ شیرین نے اسے پھر دھکیل دیا۔

"تم سیرینا کو چاہتے ہو؟"

"ہاں میں اسے چاہتا ہوں۔" جار نے اعتراف کیا تو شیرین کا چہرہ تمتما اٹھا۔ وہ کچھ دیر سوچتی اور اپنے ہونٹ کاٹتی رہی۔ پھر اسے کچھ خیال آیا اور اس نے پیچھے ہو کر ہاتھ اوپر کیا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اچانک ہی جار کو لگا کہ اس کے سامنے سیرینا ہے۔ "سیرینا تم؟" اس نے بے یقینی سے کہا۔

"ہاں... میں۔" سیرینا مسکرائی اور اس کی طرف بڑھی۔ اس بار وہ سحرزدہ سا رہ گیا اور اسے روک نہ سکا۔

☆☆☆

سیرینا کا خون کھول رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اسے جار سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے لیکن جب ایملی نے اسے فون کر کے بتایا کہ شیرین کہاں اور کس ارادے سے گئی ہے تو اس کے اندر جیسے آگ بھڑک اٹھی۔ اس نے فوراً اپنے باپ کی گاڑی نکالی اور رجی کے گھر کی طرف چل پڑی۔ اسے پتا نہیں تھا کہ شیرین بھی جار کے چکر میں تھی۔ اس نے کبھی ظاہر ہونے نہیں دیا تھا بلکہ اس کی باتوں سے تو لگتا تھا کہ جیسے اسے جار سے نفرت ہو۔ وہ نہ صرف اسے بلکہ شاید خود کو بھی دھوکا دیتی تھی۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے دانت پیس کر بڑبڑائی۔ "کتیا۔"

اس نے کار رجی کے گھر کے باہر روکی اور اندر آئی۔ اس نے ایک لڑکی سے جار اور شیرین کے بارے میں پوچھا تو اس نے معنی خیز انداز میں کہا۔ "وہ دونوں اوپر کسی کمرے میں ہوں گے۔"

سیرینا اوپر آئی۔ وہ مختلف کمروں میں جھانکتی پھر رہی تھی۔ ہر کمرے میں ناگفتہ بہ قسم کے شیطانی کھیل جاری تھے۔ اسے کئی جگہ باتیں بھی سننا پڑیں۔ مگر اسے صرف جار اور شیرین کی فکر تھی۔ وہ اسے ایک کمرے میں نظر آ گئے۔ وہ ایک ہی بستر پر تھے۔ سیرینا مارے دکھ کے ساکت رہ گئی۔ اچانک ہی جار کی نظر اس پر پڑی تو وہ بستر سے یوں اچھلا جیسے اب تک وہ شیرین نہیں کسی ناگن کے ساتھ تھا۔

"تت... تم... تو یہ..." جار نے بستر کی طرف دیکھا تو وہاں پر شیرین تھی۔ "لیکن ابھی تو تم..."

"ہاں... ہاں تم کوئی کہانی بنا سکتے ہو۔" شیرین نے اس کی بات کاٹ کر زہریلے لہجے میں کہا۔ "لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے جو ابھی سیرینا نے دیکھی ہے۔"

جار اسے کچھ دیر دیکھتا رہا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔ "لوگ ٹھیک کہتے ہیں تم سچ مچ چڑیل ہو۔ تم نے اپنا روپ بدل لیا تھا اور سیرینا جیسی بن گئی تھیں۔"

"تم چاہے جو کہو..." شیرین بولنے لگی تو جار نے اس کی بات کاٹی۔

"شیرین میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔"

شیرین کی آنکھوں میں جیسے آگ سی دہک اٹھی۔ "تم مجھ سے نفرت کرتے ہو اور اس سے محبت کرتے ہو۔" اس نے سیرینا کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں اگر چہ ابھی سیرینا نے یہاں جو دیکھا ہے اس کے بعد یہ کبھی مجھ پر اعتماد نہیں کرے گی لیکن یاد رکھو تم بھی مجھے حاصل نہیں کر سکتیں۔ میں کبھی تم سے محبت نہیں کر سکتا۔" وہ

غلطی

"کیا پریکٹس کے دوران آپ نے کبھی کوئی ایسی فاش غلطی کی ہے؟" ایک مشہور و معروف سرجن کے دوست نے ان سے [illegible] سوال کیا۔

"ہاں ہاں صرف ایک دفعہ۔"

"کیا وہ بہت بڑی غلطی تھی؟"

"ہاں بہت بڑی غلطی۔"

"کیسے؟"

"ایک شخص میرے پاس آپریشن کے لیے آیا۔ میں نے آپریشن کر دیا اور ایک ہزار روپے فیس وصول کی۔ [illegible] سے [illegible] کر دی۔"

"کیا غلطی ہوئی؟"

"مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے پاس پانچ ہزار روپے تھے۔" ڈاکٹر نے مزید وضاحت کی۔

([illegible])

"[illegible] شیرن چلاتی ہوئی اس کی طرف [illegible]۔ جار یہ دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیرینا [illegible] اس وقت شیرن نے جار کی طرف اپنا ہاتھ کر کے [illegible] [illegible] [illegible] وہ [illegible] سے ٹکرایا اور سنبھلنے کی کوشش کرتے ہوئے [illegible] الٹ گیا۔ سیرینا کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی۔ وہ پلٹ کر بھاگتی ہوئی نیچے آئی تو جار کی لاش کے گرد لوگ جمع ہو رہے تھے۔ وہ سر کے بل نیچے گر کر [illegible] ہو گیا تھا۔ سیرینا نے اس کی لاش دیکھی اور خود بھی چکرا کر گر پڑی۔

☆☆☆

سیرینا بستر میں دبکی آنسو بہا رہی تھی۔ جار کی تدفین پچھلے روز ہوئی تھی اور اس کے بعد سے وہ مستقل اپنے کمرے میں اسی طرح لیٹی ہوئی تھی۔ اس کا باپ کئی بار اسے سمجھانے کے لیے آ چکا تھا۔ اس بار بھی دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سمجھ گئی۔ اس نے بلند آواز سے کہا۔ "لیں۔"

اس کا باپ دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اس نے سیرینا کا شانہ ہلایا۔ "سیرینا ایسا کب تک رہے گا؟"

"پلیز پاپا۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔" اس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"سیرینا میں نہیں جانتا کہ تمہارا اور اس لڑکے کا آپس میں کیا معاملہ تھا لیکن اب وہ مر چکا ہے اور ہم مرنے والے کا غم ایک حد تک منا سکتے ہیں۔" فاریک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

وہ اٹھ بیٹھی۔ "میں جانتی ہوں پاپا... لیکن میرا دل قابو میں نہیں آ رہا ہے۔"

"سنو ایسا کرو تم کچھ دن کے لیے نیو یارک ہو آؤ۔ اپنی سہیلیوں سے بھی مل لینا۔"

"نہیں پاپا میں کہیں نہیں جانا چاہتی۔ میں ٹھیک ہو جاؤں گی آپ فکر مت کریں۔" اس نے اپنے آنسو صاف کر لیے۔

"اب تم سنبھل جاؤ کل مجھے دفتر کے کام سے مونا کی جانا ہے۔ میری شام کی فلائٹ ہے۔"

"آپ فکر مت کریں پاپا۔" اس نے کہا اور اٹھ کر

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] تھے۔ چھٹی کے بعد وہ کالج سے نکلی اور بے مقصد ادھر ادھر پھرتی رہی۔ اس نے کچھ دیر کے لیے ایک ریستوران کا رخ کیا مگر اس کا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ وہ یونہی ادھر ادھر گھومتی رہی۔ شام کے قریب وہ گھومتی ہوئی اچانک ہی مس بیٹریٹ کی کرافٹ شاپ کے سامنے جا رکی۔ وہ کچھ دیر سوچتی رہی۔ پھر اس نے اندر قدم رکھا۔ مس بیٹریٹ نیچے نہیں تھی لیکن گھنٹی کی آواز سن کر وہ اوپر سے آ گئی۔

"سیرینا۔" وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔ "مجھے پتا تھا تم میرے پاس آؤ گی۔ تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے۔"

"کیسی مدد؟" اس نے غیر ارادی طور پر کہا۔

"مجھے معلوم ہے شیرن بہت طاقت ور بن چکی ہے اور وہ تمہارے پیچھے بھی پڑ گئی ہے۔ تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔"

"تب میں کیا کروں؟" اس نے بے بسی سے پوچھا۔

مس بیٹریٹ اس کے پاس آئی اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے دکان کے آخری حصے میں تنے پردے تک لائی اور پردہ ایک طرف کر دیا۔ سامنے ایک روشن دان تھا جس کے اوپر نیچے اور دائیں بائیں بے شمار موم بتیاں لگی تھیں۔ مس بیٹریٹ نے ان کے پاس جا کر ہاتھ لہرایا تو وہ سب روشن ہو گئیں۔ اس نے سیرینا سے کہا۔

"اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو میں تمہارے لیے عمل کروں گی اور دوسرے تم اس عمل کے دوسرے حصے کو پڑھو جس کی مدد سے شیرن چڑیل بنی ہے۔"

"اس سے کیا ہوگا؟"

"تمہیں اس جتنی بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقت مل جائے گی۔ اگر میں تمہارے لیے عمل کروں گی تو صرف تمہارا تحفظ ہوگا۔ تمہیں طاقت نہیں ملے گی۔"

"تم میرے لیے عمل کرو۔" اس نے کہا۔ "مجھے طاقت ور نہیں بننا، بس کسی طرح اس سے میری جان چھوٹ جائے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لیے یہ عمل کروں گی اگر چہ

اس جیسے الفاظ دہرائے اسے پتا چل جائے گا اور وہ مجھ پر شک کرتی تھی۔

کسی کا لٹ [illegible] سے ایک پھر اڑا [illegible] اور اسے دکان کے سامنے [illegible] سے کسی کے بالوں [illegible] تھی۔ ابھی اس نے مشکل سے پچھ الفاظ کہے تھے کہ ایک دھماکا ہوا اور ٹی وی [illegible] تباہ ہو گیا۔ [illegible] چیخ نکل گئی۔

"تباہ ہو گیا۔ سب تباہ ہو گیا۔" اس نے سیرینا کی طرف دیکھا۔ "میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ اگر تمہیں اس سے بچنا ہے تو خود کوشش کرو۔ اسے پتا چل گیا ہے اور اس نے مجھے وارننگ دی ہے۔"

"میں خود سے کیسے کوشش کروں؟" سیرینا لرزنے لگی۔

"تمہیں اپنے حصے کے الفاظ یاد ہیں؟"

"ہاں یاد ہیں۔"

"ہر لفظ کے آگے ڑی کا اضافہ کرنے سے یہ عمل کا بقیہ حصہ بن جائے گا۔ اب تم جاؤ یہاں سے۔"

اسی لمحے ایک اور دھماکا ہوا اور اس بار دکان کا سامنے والا حصہ تباہ ہو گیا۔ سیرینا وہاں سے بھاگی۔ دکان کے اندر جیسے طوفانی جھکڑ چل رہے تھے۔ جیسے ہی وہ دکان سے باہر آئی سب نارمل ہو گیا۔ باہر کچھ بھی نہیں تھا اور نہ باہر موجود لوگوں کو دکان کے اندر ہونے والے دھماکے سنائی دیے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جو ہوا تھا، دکان کے اندر ہی ہوا تھا باہر اس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ سیرینا تیز قدموں سے وہاں سے جانے لگی۔ شام ہو چکی تھی اور اب تو تاریکی چھا رہی تھی۔ وہ جلدی جلدی چلنے لگی تاکہ تاریکی ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے۔ موسم اچانک ہی تاریک اور وحشت ناک سا ہو گیا تھا یا اسے لگ رہا تھا کیونکہ باقی لوگ تو معمول کے مطابق آجا رہے تھے۔ ان میں سے کوئی اس کی طرح ہراساں نہیں تھا۔

وہ گھر کے قریب آئی تو اسے اپنا مکان تاریک نظر آیا۔ اس کا باپ یقیناً جا چکا تھا بلکہ اب تک تو اس کا طیارہ ملوا کی پہنچ چکا ہو گا۔ اس نے سوچا اور دروازہ کھول کر اندر آئی۔ مکان اندر سے بھی تاریک تھا بس کہیں کہیں ہلکی سی روشنی تھی۔ اس نے اپنا بیگ رکھا ہی تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے دھڑکتے دل سے کال ریسیو کی۔

"سیرینا۔" دوسری طرف سے کسی نے سرگوشی میں کہا۔ "میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مجھ سے دور نہیں ہو گی۔"

"شیرن۔" وہ بولی۔ "میری جان چھوڑ دو۔"

کھلنڈرا

ایک [illegible] اپنے شوہر کے ساتھ [illegible] کے سامنے بیٹھا۔ ان دونوں [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] کی شکل و صورت کا تھا مگر [illegible] کھلنڈرا [illegible] کا ابھی حال ہی میں انتقال ہوا ہے اور اس نے اپنی بیوی کے لیے اس لاکھ [illegible] ورثے میں چھوڑا ہے۔ اس سے یقیناً ایک [illegible] ملتا ہے۔"

"[illegible] بیوی بولی۔ "[illegible] ملتا ہے آج کل میں نے سنا ہے کہ کھلنڈرا آدمی کسی آدمی کی بیوہ سے شادی کرنے والا ہے۔"

وہ اس کی بات پر توجہ دیے بغیر بولتی رہی۔ "تم نے میری بات نہیں مانی۔ تم مجھ سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہو نا؟ میں تمہیں نجات دے رہی ہوں، ذرا اپنا ٹی وی دیکھو۔"

سیرینا نے بے ساختہ ٹی وی کی طرف دیکھا، وہ بند تھا لیکن اگلے لمحے خود بخود آن ہو گیا۔ اس پر کسی حادثے کا منظر آ رہا تھا۔ پھر سیرینا کا ہاتھ لرزنے لگا پہلے اس کے ہاتھ سے فون چھوٹا اور پھر وہ خود بھی نیچے گر گئی۔ منظر طیارے کو پیش آنے والے حادثے کا تھا۔ طیارہ بوسٹن سے ملوا کی جا رہا تھا اور راستے میں کسی وجہ سے گر کر تباہ ہو گیا۔

"نہیں۔" وہ چلائی۔ "یہ نہیں ہو سکتا۔"

اچانک شیرن کی مخصوص ہنسی گونجی، فون بند ہو گیا۔ اس کے باوجود پھر جس طرح ٹی وی چلا تھا اسی طرح بند بھی ہو گیا۔ سیرینا ہمت کر کے اٹھی۔ اس کے اندر سے کوئی کہہ رہا تھا کہ گھر سے نکل جائے۔ لیکن جب وہ دروازے پر پہنچی تو اس نے دیکھا کہ دروازے پر اس کے گھر کے باہر لگی جھاڑیاں قبضہ کر چکی تھیں اور باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں رہ گیا تھا۔ وہ پلٹ کر عقبی دروازے کی طرف آئی مگر وہاں ناگ منی کے پودوں کی شاخیں اس طرح پھنکار رہی تھیں جیسے وہ ناگ ہوں پھر اسے کھڑکیوں پر پودوں کے ساتھ کیڑے مکوڑے اور سانپ بھی دکھائی دینے لگے۔ وہ نیرس کا دروازہ کھول کر باہر آئی تو وہاں فرش پر بے شمار سانپ آپس میں لپٹے بل کھا رہے تھے۔ وہ چیخ مار کر اندر بھاگی۔ اس نے دروازہ بند کیا لیکن سانپ اندر بھی تھے۔ وہ فرش پر رینگ رہے تھے اور سیڑھیوں کی ریلنگ سے لپٹے ہوئے تھے۔ سینٹر ٹیبل پر ایک بہت بڑا اژدہا [illegible] بل کھا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر سیرینا کی

کی طرف بڑھ گئی۔ سانپ ابھی تک گھڑے کے پاس ہی تھے۔ ان سے نپٹنے کے لیے وہ باتھ روم میں گھس گئی تو اس نے وہاں کھڑا اور واش بیسن سے کیڑے اٹھتے دیکھے۔ بچھو کے علاوہ سانپ بھی اندر آ رہے تھے اور یہ سب اس کے گرد گھیرا تنگ کر رہے تھے۔ وہ ایک کونے میں سمٹ گئی۔ اس نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا اور بدحالی کے انداز میں چیخنے لگی۔

"سیریتا۔" کسی نے اسے پکارا تو وہ چونک گئی۔ واش روم بالکل صاف ستھرا تھا۔ اب وہاں نہ تو کوئی کیڑا تھا اور نہ زمین پر سانپ اور بچھو رینگ رہے تھے۔ اسے کس نے پکارا تھا۔ وہ ڈرتے ہوئے واش روم سے باہر آئی۔ کمرے میں بھی کچھ نہیں تھا۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سے گزرنے لگی تو آئینے میں اچانک اسے شیرن دکھائی دی۔

"تم؟" سیریتا بولی۔

شیرن مخصوص انداز میں مسکرائی۔ "ہاں میں۔"

[illegible] بے ساختہ پلٹ کر دیکھا تو شیرن اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ اس نے اچانک سیریتا کو بالوں سے پکڑا اور [illegible] سے کھینچنے لگی۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ سیریتا ابھی مزاحمت نہیں کر سکی۔ وہ اسے کھینچتی ہوئی [illegible] میں لائی اور اسے دھکا دے کر [illegible] میں پھینکا [illegible] ایملی اور جولی کھڑی تھیں۔ شیرن ان کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔

"تم [illegible] مجھ سے [illegible] کیا کر رہی ہو؟" سیریتا [illegible] انداز میں بولی۔

"[illegible] تم نے مجھے تکلیف [illegible] کی خاطر [illegible] لوگ [illegible] اس نے [illegible] تکلیف [illegible]۔"

"[illegible]" اس نے [illegible] تم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد تمہارا فیصلہ کیا جائے گا۔" شیرن نے کہا اور ہاتھ سے اشارہ کیا تو سیریتا فرش پر چت لیٹ گئی۔ اسے لگا کہ کسی ان دیکھی رسی نے اسے سر سے پاؤں تک جکڑ لیا ہو۔ پھر شیرن نے مسکرا کر ایملی اور جولی کی طرف دیکھا۔ "آؤ، جب تک یہ مجھے ذرا اس کے باپ کی اعلیٰ شراب کو چکھتے ہیں۔ اسے تو اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

شیرن ان دونوں کو لے کر نیچے چلی گئی۔ اس نے بار سے بوتلیں نکالیں اور وہ بوتلوں سے پینے لگیں۔ شیرن نے ایک لمبا گھونٹ لیا اور بولی۔ "میرا خیال ہے یہ نہیں مانے گی۔"

ایملی نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ "تو کیا اس کا کام کرنا پڑے گا؟"

"ہاں، ایسا ہی لگ رہا ہے۔" شیرن پیتے ہوئے بولی۔

"لیکن یہ تو قتل ہوگا۔" جولی ہچکچائی۔

"اچھا ابھی ملیا کے گریش میں جو حالیہ افراد مارے گئے ہیں، ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟" شیرن نے طنز کیا۔

"اسے مارے گا کون؟" ایملی نے پوچھا۔

"تم دونوں۔" شیرن نے اس کی طرف ہاتھ اٹھایا۔ "اس کے بعد یہ طاقت بس ہم تینوں کے پاس رہ جائے گی اور فرش پر لیٹی سیریتا سوچ رہی تھی کہ اب اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں رہا۔ کیا وہ جان بچانے کے لیے چڑیلوں سے جا ملے؟ اگر اس نے ایسا کیا تو شیرن اسے بھی مار دے گی۔ اب اس کے لیے انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں رہی تھی۔ سیریتا نے [illegible] [illegible] مجھے یہ کام کرنا ہی ہوگا۔"

[illegible] شیرن چونکی۔ [illegible]

"تم نے فیصلہ کر لیا ہے؟" جولی بولی۔

"ہاں، [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] مطلب ہے؟" [illegible] پڑی۔

"وہ مجھ کو [illegible] ہے۔ میری کوئی طاقت اس پر کارگر نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ آزاد ہو، اسے ختم کر دو۔"

"کیا اس کے پاس بھی طاقت ہے؟"

"تم بھول رہی ہو کہ اس عمل میں شریک ہر فرد کو طاقت ملی تھی۔"

"لیکن ہماری طاقت تمہاری مرضی سے ہوتی ہے، اگر تم نہ چاہو تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔"

"لیکن وہ کچھ کر رہی ہے۔" شیرن چلائی۔ "[illegible] مت کرو، ایسا نہ ہو وہ میرے اثر سے آزاد ہو جائے اور تم یاد رکھو اس کے بعد وہ تم سے بھی بدلہ لے گی۔"

اس انکشاف نے ایملی اور جولی کو [illegible] دیا۔ وہ شیرن کے کیے میں برابر کی شریک تھیں۔ وہ حیران تھیں کہ سر [illegible] کس طرح سے شیرن کے عمل کے خلاف مزاحمت کر رہی تھی جبکہ وہ ایسا کرنے سے قاصر تھیں۔ وہ [illegible] آ گئیں۔ ایک [illegible] کے سامنے سے [illegible] انہوں نے اچانک اس کے [illegible] میں دیکھا تو [illegible] طرح چونک گئیں۔ آئینے میں جولی کے چہرے [illegible] تھے جیسے [illegible] سے پہلے اس کی پشت اور شانے پر تھے، اور ایملی کے سر کے بال [illegible] تھے۔ [illegible] صاف [illegible] تھی۔ وہ دونوں [illegible] گئیں۔ ان کے کانوں میں [illegible] کی آواز گونجی۔ "کیا تم دونوں [illegible] ہو؟"

"[illegible]" ان دونوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سیرینا کا باپ اب بیگ سنبھالے آ گیا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ وہ بھاگتے ہوئے مشکل سے چل سکا۔ ''آپ [illegible] خیال؟''

''پاپا'' وہ چلاتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔

بعد میں وہ اسے بتا رہا تھا۔ ''خدا نے مجھے بچا لیا۔ میری خوش قسمتی ہے۔ میں ائیر پورٹ دیر سے پہنچا تھا۔ فلائٹ جا چکی تھی۔ میں اگلی پرواز کے لیے رک گیا۔ اسی میں طیارہ گرنے کی اطلاع ملی۔ میں نے گھر فون کیا مگر کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا۔ تمہارے خیال سے میں خود واپس آ گیا۔''

سیرینا رو دی۔ اس کا باپ اسے پھر سے مل گیا تھا۔ اس نے باپ سے کہا۔ ''پاپا اب ہمیں یہاں نہیں رہنا ہے۔''

وہ مسکرایا۔ ''سچ تو یہ ہے کہ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ میں نے دفتر میں نیویارک واپسی کے لیے درخواست دے دی ہے۔ مجھے امید ہے اس مہینے کے آخر تک ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔''

سیرینا نے سکون کا سانس لیا۔ وہ اس جگہ سے چلی جانا چاہتی تھی جہاں اچھی بھلی لڑکی چڑیل بن جانے پر مجبور ہو جائے۔

☆☆☆

شیرن کی ماں نے اسے دیکھا۔ وہ ایک مخصوص بیڈ سے اس طرح بندھی ہوئی تھی کہ اپنے ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتی تھی۔ اس کے چہرے پر دیوانگی سے بھرپور تاثرات تھے۔ ڈاکٹر اس کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس نے شیرن کی ماں سے کہا۔ ''ہمارے پاس اس کے دماغ کا جو اسکین ہے اس سے پتا چل رہا ہے کہ نیورونز کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔''

''میرے خدا۔'' شیرن کی ماں نے سسکی لی۔ ''تو کیا یہ ٹھیک نہیں ہو گی؟''

''ممکن ہے کہ ہو جائے لیکن سچی بات یہ ہے اس کا امکان بہت کم ہے۔ مجھے افسوس ہے، شاید باقی عمر اسے اسی جگہ گزارنی پڑے۔'' ڈاکٹر نے شیرن کی ماں کا شانہ تھپتھپایا اور کمرے سے نکل گیا۔ شیرن کی ماں روتے ہوئے اسے پیار کرنے لگی حالانکہ اسے اب کسی قسم کا احساس باقی نہیں رہا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی اور خود کو آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

☆☆☆

سیرینا وین میں سامان رکھ رہی تھی۔ اس کے باپ کا نیویارک تبادلہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے سڑک کے راستے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ سامان انہوں نے [illegible] کے ذریعے بھجوا دیا تھا۔ [illegible] اور اب جانے کی تیاری [illegible] کے پاس جولی اور ایملی کو دیکھا۔

''ہیلو۔'' وہ اسے دیکھ کر بولیں۔

''ہائے۔'' سیرینا کا لہجہ سرد تھا۔

''تم جا رہی ہو؟'' جولی نے پوچھا۔

''ہاں ہم نیویارک واپس جا رہے ہیں۔''

''شیرن پاگل ہو گئی ہے۔'' ایملی نے اسے آگاہ کیا۔ ''شاید ہمیشہ کے لیے۔''

''میں جانتی ہوں۔'' اس نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تم دونوں کیوں آئی ہو؟''

''ہم تم سے ملنے آئے ہیں۔'' جولی نے کہا۔

''جھوٹ مت بولو، مطلب کی بات کرو۔''

''او کے۔'' ایملی نے پوچھا۔ ''سیرینا کیا شیرن کی وہ طاقت تمہارے پاس آ گئی ہے؟''

''اگر وہ طاقت میرے پاس آ گئی ہے تب بھی میرا اسے استعمال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔''

''واقعی؟'' جولی نے طنز کیا۔ ''یا تم ہمیں اس میں شامل نہیں کرنا چاہ رہی ہو؟''

''چلو ایسا ہی سمجھ لو۔'' سیرینا نے جواب دیا۔ ''تم دونوں کے لیے میرا مشورہ ہے ان چکروں میں پڑنے کے بجائے اپنی تعلیم پر توجہ دو۔''

جولی نے ایملی کی طرف دیکھا۔ ''لگتا ہے اس کے پاس کچھ نہیں ہے، ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے۔''

ایملی نے بھی سیرینا کو طنزیہ نظروں سے دیکھا۔ ''مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔''

یہ کہہ کر وہ جانے لگیں۔ سیرینا ان کو گھور رہی تھی اور اس کی آنکھیں یک دم سرخ ہو گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر ایک سیاہ بادل نمودار ہوا اور تیز ہوا کے جھونکے چلنے لگے۔ جولی اور ایملی نے بھی ماحول کی اس تبدیلی کو محسوس کر لیا۔ وہ رکیں، انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے بادل سے بجلی چمک کر ان کے عقب میں موجود درخت پر گری اور وہ جڑ سے اکھڑ کر ان کے قریب آ گرا۔ وہ دونوں بال بال بچی تھیں۔ بجلی گرتے ہی بادل غائب ہو گیا۔ انہوں نے سہم کر سیرینا کی طرف دیکھا [illegible] ان دونوں کے خوف سے بے پروا [illegible] اپنے کام میں لگ رہی تھی۔